رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصول دین اسلام کلام اللہ منظم داشتن

پس حدیث مصطفے بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۳۰

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۵،

رؤسا و جاگیرداران سے " ۔ ے،

عام خریداران سے " صہ،

" " ششماہی ۱۲ ،

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

مالک اخبار

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۱۵ - ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۸ - مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱)	ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر	ص ۱-۲
(۲)	اورنگ زیب عالمگیر	ص ۲-۳
(۳)	کیا سوامی دیانند تناسخ کے قائل تھے؟	ص ۳-۴
(۴)	تاریخ اہلحدیث	ص ۴ تا ۶
(۵)	مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کا تعصب	ص ۶-۷
(۶)	شکوۂ دوست	ص ۷-۸
(۷)	بیداری بہار	ص ۸
(۸)	مذاکرۂ علمیہ بابت نزول القرآن علی سبعۃ حروف	ص ۹
(۹)	علم	ص ۱۰
(۱۰)	تردید حکیم نور الدین صاحب قادیانی	ص ۱۱-۱۲
(۱۱)	مرزائی دعوت کا پول	ص ۱۲
(۱۲)	ملکی مطلع	ص ۱۳-۱۴
(۱۳)	متفرقات	ص ۱۵
(۱۴)	انتخاب الاخبار	ص ۱۶
(۱۵)	اشتہارات	ص ۱۷ تا ۲۰

ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر

اور اُس کی تنقید

نمبر ۳

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین! بیان سابق میں آپ ڈاکٹر صاحب موصوف کے نمبر اول کے متعلق مطالعہ کر چکے کہ وہ بالکل ہندو دھرم شاستر کے خلاف ہے۔ آج باقی نمبروں کے متعلق مطالعہ فرمائیں۔

نصیحت نمبر ۲ میں ڈاکٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے "قدیم روایات کی وجہ سے چونکہ یہ نسل در نسل چلا آتا ہے اسلئے اچھوت پن اور اخراج از برادری کی سزا کبھی کسی کو سوشل قاعدہ کی خلاف ورزی کے عوض نہ دینی چاہئے اس کا قصور خواہ کتنا ہی قابل نفرت ہو"

میرا - ڈاکٹر صاحب نے نصیحت تو بہت عمدہ کی ہے جس سے ہندو قوم کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن سوال صرف یہ ہے کہ یہ اصلاح قوم ہے یا اصلاح مذہب؟

اصلاح مذہب کا تو آپ کو اختیار نہیں، کیونکہ آپ شان مذہب کی تابعداری ہے نہ کہ اصلاح۔ ہاں اصلاح قوم منظور ہے تو بسم اللہ یعنی ہندو دھرم کا آئینہ قوم کے سامنے پیش کر کے ان کو ان کی غلطیاں سمجھائیں اور اگر مذہب آپ کی مدد نہیں کرتا۔ اور بغیر مذہب کی اصلاح کے آپ قوم کی مدد نہیں کر سکتے۔ تو آپ اس قابل اصلاح مذہب کو ترک کر کے اُس مذہب میں شامل ہو جائیں جس میں یہ ارشاد ہے۔

یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر۔ (حجرات پ ۲۶)

"یعنی - اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (آدم) اور

ahmadimuslim.de

ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہاری ذاتیں اور گوتیں صرف تمہارے آپس کے تعارف کے لئے بنائی ہیں۔ خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ بیشک خدائے تعالےٰ (تم سب کی حالتوں سے) علم وخبر رکھتا ہے۔"

ہاں۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ "اخراج از برادری کی سزا نہ دینی چاہئے خواہ قصور کتنا ہی قابل نفرت ہو۔" اس کے جواب میں اگر کوئی سناتنی ہندو یہ کہدیوے کہ جناب ڈاکٹر صاحب! معالجہ کا صحیح طریق یہ ہے کہ پہلے فاسد مواد کا اخراج کیا جائے۔ پھر طبیعت کو قوت دینے والی چیزیں استعمال کرائی جائیں۔ تو آپ جواب میں کیا وجہ پیش کرینگے۔ خدا جانے آپ علم معالجہ ابدان کے ڈاکٹر ہیں۔ یا کسی اور علم کے فاضل ہیں۔ اگر آپ علم معالجہ ابدان کے فاضل ہیں تو آپ کو طریق معالجہ کی خلاف ورزی نکرنی چاہئے۔ آپ کی نصیحت پر عمل کرکے تو دھرم کا ستیاناس ہو جائیگا۔

نمبر ۳ میں ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"ہندوؤں کی تمام ذاتیں مساوی حقوق رکھتی ہیں۔ ان کو مساوی سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں۔ اور سوسائٹی میں سب کا مرتبہ برابر ہے۔ اور کوئی ذات کسی سے اعلےٰ تر یا ادنےٰ تر نہیں ہے۔"

مدیر:- جناب ڈاکٹر صاحب! نصیحت تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ لیکن عذر صرف یہ ہے کہ منو مہاراج ویدوں کی تعلیم کے مطابق ذاتوں میں امتیاز فرماتے ہیں اور اُن کا مرتبہ کم وبیش بیان کرتے ہیں۔ اور بیچارے شودروں کو ترقی کا کوئی موقع نہیں دیتے۔ بلکہ اگر کسی تدبیر سے وہ بیچارے کچھ مالی حیثیت بڑھا بھی لیویں تو مقنن اعظم راجہ کو فرمان دیتے ہیں کہ شودروں کی دولت چھین لیوے اور اُسے شہر بدر کر دیوے۔ کیونکہ وہ مالداری کی وجہ سے برہمنوں کی خدمت چھوڑ دیگا۔

(ہری ہری)

لہذا آپ کوئی نصیحت فرمائیں جس سے ہندو مذہب قائم رہتے ہوئے قوم کی اصلاح ہو جائے۔

نمبر ۴ میں ڈاکٹر صاحب انولم اور پرتی لم طریق شادی کو شاستروں کے انوسار رواج دینا چاہتے ہیں۔" بہت خوب! دل ما شاد۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ اُس طریق کی تفصیل بھی فرما دیں تاکہ شاستروں کی موافقت و ناموافقت کا سوال حل ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اوپر کے نمبروں کی طرح ایجاد بندہ ہو۔

نمبر ۵ میں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔

"ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں اور اسکی تمام ذاتوں کے لوگوں کو ویدوں کے مطالعہ اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کا یکساں حق حاصل ہونا چاہئے۔"

مدیر:- ڈاکٹر صاحب! بات تو آپ نے لاکھ کی کہی لیکن عرض یہ ہے کہ آپ کے لفظ "چاہئے" سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ کی خواہش ہے۔ ماشاء اللہ مبارک خواہش ہے۔ لیکن اگر آپ کوئی وید منتر پڑھ دیتے جس سے سب ذاتوں کو ویدوں کے مطالعہ کا یکساں حق حاصل ہونا ثابت ہوتا تو آپ کو لفظ "چاہئے" کے لکھنے کی ضرورت نہ رہتی۔ بلکہ آپ اسکی بجائے الفاظ "حق حاصل ہے" لکھ سکتے۔ مگر آپ تو قوم کی اصلاح مذہب کی اصلاح سے کرنا چاہتے ہیں آپ سے پوچھے کون؟

آپ نے یہ جو فرمایا کہ "ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں" اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہندو وہ ہے جو ویدوں کو مانے۔ بہت خوب! ہم بھی اس پر صاد کرتے ہیں۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ جینی اور سکھ اور کئی ایک نیچ قومیں جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ اور اُنکی تعداد کروڑوں تک ہے۔ اُن کو ہندو کیوں کہا جاتا ہے۔ اور کیوں اُن سے ہندو لفظ کا واسطہ دیکر کجہتی کیجاتی ہے۔ اور اپنی کثرت پر فخر کیا جاتا ہے۔ اور اُسی کثرت کی بنا پر حقوق طلب کئے جاتے ہیں۔

سب باتیں جناب نے ہندو جاتی کے فائدے کی فرمائیں (اگرچہ اُن سے دھرم کا ناس ہو گیا) لیکن پانچویں میں یہ جو آپ نے فرمایا کہ "ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں" اس میں ہندوؤں کو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جو آپ کے مقصود کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ آپ ہندو دھرم کی اصلاح صرف اسلئے کرتے ہیں کہ ہندو قوم میں مسلمانوں سے اتحاد کرنے کے سوا سوراج حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے اور ہندو جاتی کی بنیاد وید پر بتانے کے یہ معنے ہیں کہ جو ویدوں کو مانتا ہے وہی ہندو ہے۔ پس اس کے رو سے وہ سب قومیں جو ویدوں کو نہیں مانتیں اور مردم شماری میں اُن کی قومیت کے شمار کا فائدہ ہندوؤں کو ملتا ہے۔ وہ سب خارج ہو جائینگی۔ اور آپ کے جملہ مقاصد وتدابیر ملیامیٹ ہو جائینگے۔

آہ! ایسی حالت میں ہندو قوم کا نظارہ بہت ترسناک ہوگا۔ ایسے خیرخواہوں کے ہوتے دشمن کی ضرورت نہیں رہتی۔ خدا کسی قوم میں ایسے خیرخواہ نہ پیدا کرے۔ کہ ان کی نصائح پر عمل کرنے سے نہ دین رہے نہ دنیا خسر الدنیا والاخرۃ ذالک ھو الخسران المبین۔ (باقی باقی)

اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ

کیا متعصب ہندو قائل نہ ہونگے؟

یہ فہرست سرسری طور پر "ماٰثر عالمگیری" سے تیار کی گئی ہے۔ جو عالمگیر کے حالات میں سب سے مقدم تاریخ ہے۔ اور اس صرف اُن عہدہ داروں کو لیا گیا ہے جو بڑے بڑے عہدہ دار تھے۔ عام عہدہ داروں اور فوج کے ملازمان کا اس میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اور اُن عہدہ داروں کو لیا ہے جو اُس زمانہ کے بعد مقرر ہوئے ہیں یا اُس کے بعد تک رہے ہیں جب سے عالمگیر کے تعصب کے ظہور کا وقت خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس فہرست میں بعض اور باتیں قابل لحاظ ہیں۔ سب سے مقدم یہ کہ اسمیں مہارانا اودے پور کے بیٹے اور بھائی بھی موجود ہیں۔ اور اس سے عجیب تر یہ کہ سیوا جی کے متعدد عزیز اور رشتہ داران کے نام نظر آتے ہیں۔ حالات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ صرف نام کے عہدے نہ تھے بلکہ معرکوں میں حیرت انگیز جانفشانیاں دکھاتے تھے۔ ان عہدہ داروں میں ہر قسم کے عہدہ دار ہیں یہ جلہ عہدے اہل ہنود کو حاصل تھے۔ اب تو متعصب اہل ہنود معترض نہ ہونگے۔ باقی کسی اور وقت فرصت میں عالمگیر کی مہربانیاں اہل ہنود پر دکھائی جائینگی۔

ahmadimuslim.de

نام عہدہ دار	ولدیت وغیرہ	سنہ تقرر یا اضافہ عہدہ یا عطائے منصب (بحساب سنہ جلوس عالمگیری)
راجہ بھیم سنگھ	راج سنگھ جہارانا اودیپور کا بیٹا اور جہارانا جے سنگھ کا بھائی	سنہ ۳۱ جلوس عالمگیری دکن میں آیا اور برہان پور کی مہم میں شریک ہوا سنہ ۳۸ میں پنجہزاری کے منصب تک پہنچ گیا۔
اندر سنگھ	جے سنگھ جہارانا اودیپور کا بھائی تھا	سنہ ۴۳ میں دوہزاری ہوا اور سنہ ۴۹ میں سہ ہزار پر اضافہ ہوا۔
بہادر سنگھ	"	سنہ ۴۳ میں ایک ہزار و پانصدی ہوا۔
راجہ مان سنگھ	پسر راجا روپ سنگھ	سنہ ۲۶ میں ماندن پور و لاہور کا فوجدار رہا سنہ ۳۲ میں سہ ہزاری تک پہنچا۔
دیلاجی	سیواجی کا داماد تھا	سنہ ۲۹ میں پنجہزاری منصب اور علم و نقارہ وغیرہ ملا۔
ارجوجی	ساؤ پسر سیواجی کا عم زاد بھائی	سنہ ۳۸ میں منصب دوہزاری ہوا۔
راؤ انوپ سنگھ	پسر راؤ کرن	سنہ ۳۱ میں خلعت ملازمت ملا تھا۔
راجہ انوپ سنگھ	.	سنہ ۳۱ میں شکر کا قلعہ دار مقرر ہوا۔
راجہ ادیپ سنگھ	.	سنہ ۳۶ میں ایرج کا فوجدار اور دو نیم ہزاری ہوا۔
اودے سنگھ	قلعہ کہلنا کا قلعہ دار تھا	سنہ ۴۷ میں سہ ہزار و پانصدی ہوا۔
باسدیو سنگھ	چنن کالڑ کا زمیندار تھا	سنہ ۴۹ میں سہ ہزاری ہوا۔
کانہوجی مرہٹہ	.	پہلے پنجہزاری تھا سنہ ۴۹ میں ایک ہزاری کا اضافہ ہوا۔
مہرسال بوندیلہ	.	سنہ ۴۴ میں قلعہ دار رہا۔
بشن سنگھ	پسر کنور کشن سنگھ پسر راجہ رام سنگھ	سنہ ۲۵ میں ہزار سہ صد سوار رہا۔
رام چند	کہتالوں کا تھانہ دار تھا	سنہ ۴۰ میں دو نیم ہزاری ہوا۔
لوک چند	نائب و ملازم شاہزادہ اعظم شاہ	سنہ ۲۹ میں بہار سنگھ کے شکست دینے کے سلسلہ میں رائے رایاں کا خطاب ملا۔
جھاکو بنجارہ	.	سنہ ۴۲ میں پنجہزاری منصب ملا۔
جکیا	نصرت آباد کا دسمکھ تھا	سنہ ۵۰ میں سہ ہزاری ہوا۔
درگا داس راٹھور	.	سنہ ۴۹ میں سہ ہزاری کا منصب پھر بحال ہوا۔
روپ سنگھ	ولد راجہ اودت سنگھ	سنہ ۴۱ میں ایک ہزاری منصب پر ترقی ہوئی۔
سوبھان	سبال کا قلعہ دار تھا	سنہ ۴۳ میں پنجہزاری منصب مع خلعت و نقارہ وغیرہ۔
شیو سنگھ	راہیری کا قلعہ دار تھا	سنہ ۴۷ میں ایک نیم ہزاری ہوا۔
ماند ہاتا	پسر راؤ کانہو معینہ فوج نصرت گنج۔	سنہ ۵۱ میں قلعہ جہت کی تسخیر پر مامور رہا۔
کشور داس	ولد منوہر داس گور	سنہ ۲۶ میں شولاپور کا قلعہ دار رہا۔
راجہ کلیان سنگھ	بہدوار کا زمیندار تھا۔	سنہ ۳۷ میں حاضر دربار ہو کر ہفت صدی پر دو صدی کا اضافہ ہوا۔

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

"اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر"

شہنشاہ عالمگیر کے متعلق مخالفین اسلام جو جو اعتراض اور غلطیاں آئے دن پھیلاتے رہتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ان شرارتوں کی اصل کیا ہے اور شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر مرحوم کے اصلی حالات کیا ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں)

کیا سوامی دیانند تناسخ کے قائل تھے؟

آریہ سماج کا فرقہ جہاں اور بہت سی عجیب و غریب باتوں کا قائل ہے وہاں اُس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو انسان مرجاتا ہے وہ پھر دوبارہ کوئی قالب اختیار کرکے دنیا میں براہ رحم مادر آتا ہے۔ اگر اُسکے اعمال اچھے ہوئے تو انسانی قالب میں آتا ہے۔ اور اگر بُرے اعمال ہوئے تو گائے بیل سور کتا وغیرہ کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے ویدوں سے اس مسئلہ کو بایں الفاظ نقل کیا ہے۔

"جو جیو پچھلے جنم میں جس قسم کے دھرم کے کام کئے ہوتا ہے انہی کے مطابق اگلے جنموں میں بہت سے اعلےٰ اعلےٰ جسم حاصل کرتا ہے۔ اور اسی طرح جو پاپ کے کام کئے ہوتا ہے وہ اگلے جنم میں انسان کا جسم نہیں پاتا بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پاکر دکھ بھوگتا ہے۔ پچھلے جنم کے کئے ہوئے پاپ و پُن کے مطابق سزا یا جزا پانیوالا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر پانی ہوا اور نباتات میں داخل ہوکر اپنے پاپ اور پن کے مطابق کسی جون میں پڑتا ہے۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی وید کو بخوبی جان اور سمجھکر اُسپر عمل کرتا ہے وہ مثل سابق پھر عالموں کا جسم پاکر سکھ بھوگتا ہے۔ اور اُسکے خلاف عمل کرنے کے تریک یعنی حیوانات وغیرہ کا جسم پاکر دکھ پاتا ہے۔" (اتھروید کانڈہ۔ انوواک ا۔ ورگ ا۔ منتر ۲۔ بھومکا صفحہ ۱۲۲)

سوامی جی کے پیش کردہ منتر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سلسلۂ کائنات محض اعمال پر منحصر ہے۔ اور دنیا میں انسان و چوپائے اور پرندے وغیرہ گناہ کرنے سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور بعد مرنے کے جس کا جیسا فعل ہوتا ہے ویسا ہی قالب ملتا ہے۔ مگر سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں تناسخ کے خلاف یوں فرماتے ہیں۔

"حمل ٹھیرنے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہم بستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے۔"

(ستیارتھ طبع سوم صفحہ ۳۲۹)

ہمارے سماجی دوست فرمائیں کہ یہاں گذشتہ اعمال کہاں غائب ہوگئے۔ کہاں تو سوامی جی یہ مانتے ہیں کہ موجودہ قالب پچھلے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور کہاں یہ فرماتے ہیں کہ مرد و عورت کے نطفہ برابر ہونے سے مخنث پیدا ہوتا ہے اگر سوامی جی کے اس قول کو صحیح مان لیا جائے تو تناسخ سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اور اگر تناسخ کو صحیح مان لیں تو سوامی جی کا یہ قول کہ "عورت و مرد کا نطفہ برابر ہونے سے مخنث پیدا ہوتا ہے" باطل ہوجاتا ہے۔

دوسری جگہ سوامی جی لکھتے ہیں۔

"جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں تو…
…. اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے"
(ستیارتھ طبع سوم صفحہ ۱۵۳)

یہاں پر سوامی جی مرد کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ایسی عورت کو فوراً طلاق دیکر دوسری عورت سے نیوگ کرکے زرینہ اولاد پیدا کرلے۔ مگر آپ کا اوپر والا اصول کہ عورت مرد کا پیدا ہونا سب اپنے کرم انوسار ہے" باطل ہوگیا۔ جس سے تناسخ کی جڑ کٹ گئی۔

پھر سوامی جی فرماتے ہیں۔

"جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہے اس خاندان میں کل خوش نصیبی اور اقبالمندی قیام کرتی ہے جہاں شور و شر رہتا ہے وہاں بدبختی اور مفلسی رہا کرتی ہے" (ستیارتھ صفحہ ۱۲۳)

سوامی جی مفلسی کو لڑائی بکھیڑے کا نتیجہ قرار دیتے ہیں جو کہ ایک حد تک درست ہے۔ اگر سوامی جی کے اس قول کو تسلیم کرلیا جائے تو تناسخ بالکل غلط ہوجاتا ہے اور مفلسی اور دولت مندی وغیرہ کو پچھلے جنم کا بدلہ قرار دینا فضول مسئلہ ہوجاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آواگون باطل ہے۔

پھر سوامی جی لکھتے ہیں۔

"جب مہینہ بھر میں حیض نہ آئے حمل کے ٹھیرنے کا یقین ہوجائے۔ تب سے ایک برس (یعنی کم از کم میعاد ہے) تک عورت مرد ہم بستر ہرگز نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے" (ستیارتھ صفحہ ۱۱۹)

اگر سوامی جی کے اس فرمان کو صحیح مان لیں تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ لڑکی لڑکے کا تندرست اور بیمار وغیرہ پیدا ہونا ماں باپ کی غلطی یا احتیاط سے ہوتا ہے جو کہ بالکل تناسخ کے خلاف ہے۔ اگر تناسخ کو صحیح مان لیں کہ سب اپنے گذشتہ کرموں کے مطابق اندھے کانے یا لنگڑے لولے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سوامی جی کا یہ حکم دینا کہ عورت و مرد ایسا کریں جس سے اولاد عمدہ اور تندرست پیدا ہو محض لایعنی اور غلط ہے بہرحال تناسخ کو صحیح مانتے ہوئے سوامی جی کی مندرجہ بالا نصیحتیں بادر ہوا ثابت ہوتی ہیں۔ اور اگر سوامی جی کی ہدایتیں صحیح مان لی جائیں۔ جو کہ واقعی صحیح ہیں تو تناسخ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

بہرحال ہمارے آریہ سماجی دوستوں کے نزدیک یہ ایک ناقابل حل مسئلہ ہے جسے نہ تو سوامی جی حل کرگئے اور نہ آریہ سماجی حل کرسکتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تناسخ باطل ہے۔ اور اُسکے ماننے والے ایک موہوم شئے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

(عبدالرحیم عابد الہ آبادی)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

چوتھی قسم کی تحریروں کی مثال یہ ہے کہ صحیح بخاری شریف میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکتبوا لی من تلفظ بالاسلام من الناس [۵۱] یعنی جو جو شخص اسلام کا اقرار کرتا ہو مجھے ان سب کے نام لکھکر بتاؤ" پس ہم نے (کوئی) ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھے۔

اسی طرح احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ بعض جنگوں میں غازیان اسلام کے نام بھی لکھے گئے چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا کہ یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانیوالی ہے۔ آپ نے اُسے فرمایا جا! تو اپنی بیوی کے ساتھ ہوکر حج کر۔ [۵۲]

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوجحیفہ (صحابیؓ) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ آیا آپ کے پاس کچھ ایسے مسائل بھی ہیں جو ہوں تو وحی خدا سے۔ لیکن قرآن مجید میں (بالتصریح) موجود نہ ہوں؟ تو آپ نے (جواب میں) فرمایا۔ خدا کی قسم! جو گٹھلی کو پھاڑ (کر اُگا) نے والا ہے۔ اور سب مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے کہ ہمارے پاس (مکتوبی صورت میں تو) صرف قرآن (شریف) ہے۔ ہاں قرآن کا فہم (استنباط) بھی ہے جو خدائے تعالےٰ (اپنے) کسی مسلم (بندے) کو عطا کردے۔ اور نیز یہ جو اس صحیفہ میں ہے۔ پھر میں نے (ابوجحیفہ نے) عرض کیا کہ اس صحیفہ میں کیا (لکھا) ہے؟ آپ نے فرمایا (قتل نفس اور قطع اعضا وغیرہ جرائم میں مظلوم کو) معاوضہ دلانے۔ اور (مسلمان) قیدی کو (دشمن سے) چھڑانے کے احکام (لکھے ہیں) نیز یہ (لکھا ہے) کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ [۵۳]

[۵۱] صحیح بخاری کتاب الجہاد باب کتابۃ الامام الناس ۱۲ منہ

[۵۳] حضرت علیؓ نے جو یہ تین امور بیان کئے ان سے صرف اتنے ہی الفاظ مراد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ ان تینوں امروں کے متعلقہ مسائل مندرج ہیں۔ ھکذا قال الحبر العلامۃ الامام الشوکانی رحمہ اللہ (نیل الاوطار) اور ظاہر ہے کہ ان ہر سہ ابواب میں کثرت سے مسائل آسکتے ہیں۔ چنانچہ کتب حدیث میں ان کے متعلق بہت سی احادیث ہیں۔

حضرت علیؓ نے قرآن مجید کے بعد ان امور ثلاثہ کے سوا کسی دیگر تحریر کا جو انکار کیا اسکی بنا اس بات پر ہے کہ خود اُنہوں نے ان امور کے سوا اور کچھ نہ لکھا تھا۔ اور بالخصوص ان تین ابواب کے متعلق نوشت رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت علیؓ صحابہؓ میں سے بڑے پایہ کے قاضی تھے اور خدائے تعالےٰ نے آپ کو فصل مقدمات کی خاص قابلیت و لیاقت عطا فرمائی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ ایسے صاحب فہم و تدبر صحابی آپ کی اس خداداد قابلیت کے خصوصیت سے معترف تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں آپ کی شان میں آپ کے یہ الفاظ ہیں۔ "اقضانا علیؓ" یعنی حضرت علیؓ ہماری جماعت (صحابہ) میں سے بڑے قاضی ہیں" (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب ما ننسخ من آیۃ)

اصول آریہ - مادہ، روح اور علم کائنات کی قدامت کا رد - قیمت [illegible]

اس روایت میں اس امر کی تصریح نہیں ہے کہ یہ مسائل حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے تھے یا آپ نے خود اپنی یادداشت کیلئے لکھ رکھے تھے۔ لیکن حضرت جابرؓ کی مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے تھے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کل بطن عقولہ ثم کتب انہ لا یحل لمسلم ان یتوالی مولی رجل مسلم بغیر اذنہ ثم اخبرت انہ لعن فی صحیفتہ من فعل ذالک۔[۱]

"یعنی حضرت جابر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم لکھوایا کہ ہر بطن کی دیت اُسکے اپنے ذمہ ہے۔ پھر یہ بھی لکھوایا کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کے آزاد کردہ غلام کا خود بخود مالک بن بیٹھے۔ پھر مجھے (حضرت جابرؓ کہتے ہیں) یہ بھی خبر دی گئی کہ آپ نے اپنے (اُس) صحیفے میں ایسا کرنے والے پر لعنت بھی (ذکر) کی ہے۔"

پانچویں قسم کی ایک مثال تو صلح حدیبیہ کا عہدنامہ ہے جس سے حدیث کے قائل و منکرین بلکہ اسلام کے منکرین کو بھی انکار نہیں۔ اور جو خاص فرمان نبوی سے حضرت علیؓ کے قلم سے لکھا گیا تھا۔ اسکا ذکر صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں مفصل موجود ہے۔

اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عداءؓ صحابی سے مروی ہے (دیکھو) عن العداء بن خالد قال کتب لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ما اشتری محمد رسول اللہ من العداء بن خالد بیع المسلم المسلم لا داء ولا خبثۃ ولا غائلۃ۔[۲]

"یعنی حضرت عداء بن خالد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے مجھے یہ (دستاویز) لکھدی تھی کہ یہ وہ سودا (فروخت) ہے جو محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عداء بن خالد بن ہوذہ کے ہاتھ بیچا (اسطرح) جسطرح کہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے بیع ہونی چاہئے۔ اسمیں نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ بری خصلت اور نہ بدکرداری۔"[۳]

یہ تحریر حضرت عداء کے پاس بہت زمانہ تک محفوظ رہی۔ چنانچہ جامع ترمذی میں ہے۔

عن عبد المجید بن وھب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرئک کتابا کتبہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی۔ فاخرج الی کتابا ھذا ما اشتری الخ (تیسیر الوصول کتاب البیوع بروایت ترمذی)

"یعنی عبد المجید بن وہب (تابعی) کہتے ہیں کہ مجھ سے عداء بن خالدؓ (صحابی) نے کہا کہ کیا میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تحریر نہ دکھاؤں جو آپ نے میرے لئے لکھوادی تھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ (ضرور دکھائیے) پس وہ ایک نوشت نکال لائے۔ جسمیں یہ لکھا تھا کہ" الخ[۴]

تقریب میں حافظ صاحب نے حضرت عداء بن خالد کی نسبت لکھا ہے" تاخرت وفاتہ الی بعد المائۃ" یعنی ان کی وفات پہلی صدی کے اختتام کے بعد ہوئی۔ اور عبد المجید تابعی مذکور کو طبقہ رابعہ میں شمار کیا ہے جو امام زہری وغیرہ تابعین کا طبقہ ہے اور اس طبقہ کی بابت تصریح کی ہے کہ اس طبقہ کے لوگوں کی وفاتیں پہلی صدی کے اختتام کے بعد ہوئیں۔

اس تفصیل سے صاف صاف معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک نوشتہ پہلی صدی کے بعد تک برابر محفوظ چلا آیا۔

حافظ ابن عبد البر قرطبیؒ[۵] نے "استیعاب" میں حضرت عداء صحابی کے ترجمہ میں اس نوشت کا ذکر کرکے کہا ہے وھی عند اھل الحدیث محفوظۃ "یعنی یہ تحریر اہل حدیث کے نزدیک محفوظ ہے۔"

حافظ ابن عبد البر نے باسناد خود ابو رجاء عطاردی تابعی سے روایت کیا کہ مجھے عداء بن خالد نے کہا کیا میں تجھ کو وہ تحریر نہ دکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھوادی تھی۔ (جب دکھائی) تو اسمیں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما اشتری الخ[۶]

اس روایت کو ہم نے ایک تو اس خیال سے لکھا کہ اس تحریر میں بسم اللہ بھی لکھی تھی۔ دوم اسلئے کہ حضرت عداء نے وہ تحریر عبد المجید کی طرح ابو رجاء کو بھی دکھائی پس یہ دوسری شہادت ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ

---

[۱] بقیہ حاشیہ صفحہ ۴ } اسکی تائید ایک مرفوع حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی مقرر کرکے بھیجا اور آپ نے اپنی کم عمری اور اس امر میں ناتجربہ کاری کا عذر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا" ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک (مشکوٰۃ باب العمل فی القضاء بروایت ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) یعنی ضرور ہے کہ اللہ تعالےٰ تیرے قلب کو (حق کی) ہدایت کریگا اور تیری زبان کو (حق بولنے پر) ثابت رکھیگا"۔ اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ قاضیوں کو ان ابواب ثلاثہ یعنی قصاص دیات اور احکام اسارٰی اور اُن کے متعلقہ مسائل کی سخت ضرورت رہتی ہے۔ پس ان امور کی نسبت جو جو احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کو ملیں وہ سب اُس صحیفہ متبرکہ میں مکتوب تھیں ۱۲ منہ

[۲] صحیح بخاری کتاب البیوع باب اذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا ۱۲ منہ

[۳] حضرت عداء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی خریدی تھی جس پر آپ نے انکو یہ دستاویز لکھدی تھی۔ "بیع المسلم المسلم"۔ سبحان اللہ! کیا پاک تعلیم اور کیا پیارے الفاظ ہیں گویا سمجھا دیا کہ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ اُسکا سودا معاملہ ایسا صاف صاف ہونا چاہئے کہ اسمیں کسی قسم کا دھوکا یا فریب یا مال کی عیب پوشی نہ ہو۔ اللھم صل علی محمد الخ ۱۲ منہ

[۴] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ آنحضرت صلعم کی تحریرات دلنشانات کو نہایت محبت سے محفوظ رکھتے تھے اور نہایت شوق سے دوسرے لوگوں کو یہ تبرکات دکھاتے تھے۔ اللھم صل علی محمد ۱۲ منہ

[۵] حافظ ابن عبد البر ربیع الآخر ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور جمعہ کی رات کو اخیر تاریخ ربیع الآخر ۴۶۳ھ میں فوت ہوئے پس آپ نے پورے پچانوے سال عمر پائی آپ کا نام یوسف بن عبد اللہ تھا اور کنیت ابو عمر تھی۔ لیکن حافظ ابن عبد البر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکے وقت میں اندلس (ملک سپین) میں ان کے پایہ کا کوئی حافظ حدیث نہ تھا ۱۲ منہ

[۶] استیعاب فی معرفۃ الاصحاب مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد دوم صفحہ ۵۲۴ نمبر صحابی ۲۱۶۳ - ۱۲ منہ

حضرت عذاء نے اُس پاک نوشتہ کو نہایت حفاظت سے سنبھالکر رکھا تھا۔ اور نہایت شوق اور محبت سے لوگوں کو اسکی زیارت کراتے تھے۔

ابو رجاء کی نسبت حافظ صاحب نے تقریب میں لکھا ہے کہ اُن کا نام عمران بن ملحان تھا۔ اور یہ مخضرم ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں موجود تھے لیکن ایمان بعد میں لائے۔ اور انہوں نے بہت لمبی عمر پائی۔ چنانچہ سنہ ۱۰۵ھ میں ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ان دونوں روایتوں سے یقیناً ثابت ہوگیا کہ وہ تحریر دوسری صدی میں ضرور محفوظ تھی۔

(باقی باقی)

مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کا تعصب

اور

فرقہ دیوبندیہ کے عقائد

حضرات ناظرین! ایک رسالہ موسومہ بہ "الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب" نظر سے گذرا۔ جسکے مؤلف مولانا حسین صاحب مدنی[1] دیوبندی ہیں۔ آپ نے یہ رسالہ فرقہ رضائیہ حنفیہ بریلویہ کے جواب میں لکھا ہے۔ اور فرقہ دیوبندیہ سے یہ الزام اُٹھانے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندی وہابی نہیں[2]۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں

"عقائد وہابیہ اور ان اکابر کے (یعنی علماء دیوبند کے) معتقدات اور اعمال میں زمین و آسمان بلکہ اس سے زائد کا فرق ہے"

(دیکھو رسالہ مذکور صـ۴۷)

اور آپ کی مراد فرقہ وہابیہ سے موحدین نجد اور اہل حدیث ہند ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں[3]۔ اور ائمہ اربعہ اور اُن کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ اور اسکی وجہ سے بہت سے مسائل میں وہ گروہ اہلسنت والجماعت کے مخالف ہوگئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اُسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعوئے حنبلی ہونے اقرار کرتے ہیں۔ لیکن عملدرآمد اُن کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے موافق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اُسکی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں[4]۔ اُن کا بھی مثل غیر مقلدین ہند اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔" (دیکھو رسالہ مذکور صـ۱۷)

اس کلام سے مولانا کا تعصب مذہبی اور دروغ گوئی ظاہر ہے۔ اولاً تو اہل حدیث کو فرقہ وہابیہ کا پیرو بتانا محض افترا و بہتان ہے۔ دوسرے اہل حدیث کا اکابر کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ کے استعمال کرنے کا الزام لگانا لعنۃ اللہ علے الکاذبین کے مصداق بننا ہے۔ لیکن اہلحدیث ایسے اشخاص کو اس طرح کہہ سناتے ہیں ؎

ما شاخ درختیم پُر از میوۂ توحید
ہر راہ گذرے سنگ زند عار نداریم

پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس گروہ دیوبندیہ کے سرگروہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم کا فیصلہ بابت عقائد نجدیہ ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اُنکا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں۔"

(فتاوٰے رشیدیہ حصہ اول صـ۸)

اب خود ناظرین فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مولانا مرحوم سچے ہیں یا مولانا کے مرید حسین احمد صاحب صادق البیان ہیں۔ سچ ہے ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

پس اب بعد اس تمہید ضروری کے خیال کیا گیا کہ اس فرقہ دیوبندیہ حنفیہ کے عقائد پر بھی کچھ روشنی ڈالی جائے تاکہ وہ لوگ جو غلطی سے اس فرقہ سے حسن ظن رکھتے ہیں اور اس فرقہ کو توحید پرست اور دور از بدعت سمجھے ہوئے ہیں وہ اس دیوبندی گروہ کی دو طرفہ حرکت کو سمجھکر اپنی غلط فہمی دور کر سکیں اور ان کا سنت رسول اللہ صلعم کا اندرونی دشمن ہونا اُن پر آشکارا ہو جاوے۔ جو ضرر و نقصان دین محمدی کو اس گروہ کی تقلید پرستی و تعصب مذہبی سے پہنچ رہا ہے وہ جماعت بریلویہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے[5]۔ جن لوگوں کو ان کی تالیفات پر نظر ہے وہ اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ اب مختصراً چند عقائد دیوبندیہ عرض کرتا ہوں۔

عقیدہ نمبر ۱ ارواح مشائخ سے وقت حاجت استمداد طلب کرنا درست ہے۔ کیونکہ روح شیخ کامل کی اپنے مرید کی حاجت کو قلب مرید بر باذن اللہ اسکی حاجت کو القا کرتی ہے۔ بشرطیکہ مرید کو شیخ سے ربط تام ہو۔ چنانچہ مولانا رشید احمد صاحب

---

[1] آپ عرب نہیں ہیں۔ بلکہ چند مدت مدینہ طیبہ میں درس حدیث دیتے رہے ہیں ۱۲ (میر سیالکوٹی)

[2] دیوبندی علماء بہت کوشش کرتے ہیں کہ وہابیت کا داغ دھوئیں لیکن کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ اپنی صفائی میں عموماً یہی پیش کرتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں غیر مقلد نہیں ہیں حالانکہ وہابیت کی بنیاد ترک تقلید نہیں ہے۔ بلکہ رد شرک و بدعت ہے۔ پس جبتک دیوبندی حضرات شرک و بدعت کی رد کرتے ہیں تب تک بریلوی حضرات انکو وہابی ہی کہینگے۔ ۱۲ (میر سیالکوٹی)

[3] معلوم نہیں یہ لوگ حضرت شاہ صاحب کو کیا کہینگے جو حدیث صحیح غیر منسوخ کے واضح ہو جانے پر بھی اسکے خلاف قیاس مستنبط کی پیروی کو نفاق خفی یا حمق جلی کہتے ہیں۔ (حجۃ اللہ مصری جلد اول صـ۱۵۲ فصل تقلید) میر سیالکوٹی۔

[4] بس بڑا قصور تو یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث کے مقابلہ میں غیر رسول کے قول کو ترک کر دیتے ہیں۔ جل جلالہ۔ خدا ان مقلدین کو اپنے رسول کی قدر سمجھائے اور آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء ۹) کو منشاء رسالت سمجھائے ۱۲ (میر سیالکوٹی)

[5] جہتیں مختلف ہیں ۱۲ (میر سیالکوٹی)

گنگوہی مرحوم اپنے رسالہ امداد السلوک کے صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں۔

"دہم مرید بیقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم داند وہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید وہر دم مستفید بود وچوں مرید داخل واقعہ محتاج بشیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالےٰ اورا القاء خواہد کرد مگر ربط تام شرط است۔ الخ"

یہ عبارت صریح ہے کہ ان کے نزدیک بزرگوں سے فیضان روحی ہوتا ہے۔"

پس بریلویوں اور دیوبندیوں اموات سے فیض حاصل کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نمبر ۲ "ہمارے اکابر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ مسائل اصولیہ و فروعیہ میں مقلد ہیں۔ ائمہ اربعہ میں سے ایک شخص کی تقلید کو واجب کہتے ہیں۔ بلکہ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ کا ایک رسالہ فقط وجوب تقلید شخصی میں چھپا ہوا ہے۔" (دیکھو رسالہ مذکور صث)

ناظرین! اس تقلید شخصی کا وجوب تو رہا درکنار آج تک کسی مقلد نے استحباب بھی ثابت نہیں کیا۔ یہ تقلید پرستی کا اعتقاد محض حسن ظن پر موقوف ہے۔ اور جتنے انبیاء دنیا میں آئے سب ہی نے اس تقلید کی تردید کی ہے۔ بلکہ میرا تو دعوےٰ ہے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی کسی ایک شخص کا مقلد نہیں ہے۔ اس لئے صاحبین نے بھی جملہ مسائل میں امام صاحب کی تقلید نہیں کی۔ چنانچہ صاحبین نے بقول مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی دو تہائی مذہب کا خلاف کیا۔ کیا کوئی حنفی شخص ہدایہ عالمگیری کی تمام جزئیات پر عمل کرکے تقلید کا ثبوت دے سکتا ہے؟ دیدہ باید۔ ورنہ اپنے آپ کو غیر مقلد

کہلانا زیبا ہے۔

نمبر ۳ "استویٰ علی العرش وغیرہ صفات باری تعالےٰ میں مثل معتزلہ جہمیہ کے تاویلات کو جائز بتاتے ہیں۔ اور ندائے یارسول اللہ کو بعض صورتوں میں جائز کہتے ہیں۔ جیسے لوگ بوقت مصیبت و تکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں ایسے ہی اگر کوئی لفظ یارسول اللہ پکارے تو بلاشک جائز ہے۔ یا اگر غلبۂ محبت اور اس عقیدہ سے کہے کہ اللہ تعالےٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے ہماری ندا کو پہنچا دیگا۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔" (دیکھو رسالہ مذکور صث۲۲ و ۲۳)

یہ عقیدہ سلف امت میں ہرگز نہ تھا۔ بلکہ امام ابوحنیفہؒ بھی خدا کو عرش پر تسلیم کرتے تھے۔ اور جو خدا کو زمین پر بتلاتا تھا اسکو کافر کہتے تھے۔ اور صفات الٰہیہ کو بلا تاویل و تعطیل تسلیم کرتے تھے۔ اور وظیفہ یارسول اللہ کو کسی صورت میں تو شرک ہے اور کسی میں بدعت ہے۔ متبع سنت کو ایسے الفاظ سے بھی بچنا ضروری ہے جن میں شائبہ شرک و بدعت ہو۔

دیگر یہ کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھکر ندا کرتے ہیں اور آپ کو حاجت روا و مشکلکشا سمجھتے ہیں ان کے ساتھ تشابہ لازم آتا ہے۔ اسلئے حق تعالےٰ نے لفظ راعنا بولنے سے منع فرمایا۔ اور انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔

(کتبہ ابومحمد عبد الجبار مدرس مدرسہ حمیدیہ عربیہ دہلی صدر بازار)

اہلحدیث کا مذہب

اہلحدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل مختصر تنقیدی نظر قیمت ۸/
(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

شکوۂ دوست

ناظرین "اہلحدیث" سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا کہ عاجز نے کبھی اپنے ناچیز قلم سے گرے ہوئے الفاظ کسی کی نسبت نہیں لکھے۔ آج اپنے ایک دوست کا شکوہ لیکر حاضر ہوتا ہوں۔ لیکن معمول کے خلاف یہ کیوں؟ آخر انسان ہوں دل رکھتا ہوں پھر کیونکر ممکن ہے کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو۔

آج میرے سامنے جنوری و فروری کا "صوفی" موجود ہے۔ اُسکے مطالعہ سے گو حظ اُٹھاتا ہوں جہاں قابل مضمون نگاروں کے علمی مضامین کی چاشنیاں موجود ہیں وہاں اُسکے صفحہ ۲۷ پر ایک بزرگ دوست کی گلکاریاں بھی مرقوم ہیں۔ دوست کے اوصاف حمیدہ کو یہ صفحہ زائل کئے دیتا ہے پس یہی قلق ہے اور تو کچھ نہیں۔ جسطرح طاؤس کی تمام خوبصورتی پیروں پر پہنچکر زائل ہوجاتی ہے یہی حالت میرے بزرگ دوست کی نظر آتی ہے۔ اللہ پوشیدہ فرمائے۔ "صوفی" کے صفحہ ۲۷ پر یہ سرخی مرقوم ہے۔

"گستاخ وہابی کو عذاب"
"غیبی طمانچہ"
"دہلی کا نیا واقعہ"

یہ سرخی قائم کردہ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"آٹھ دسمبر کو دن کے چار بجے فتحپوری کی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ تھا جس میں اخبار "ریاست" کے اڈیٹر صاحب بھی تقریر کرتے تھے جلسہ میں ہر عقیدہ کے مسلمان بکثرت موجود تھے۔ میرے رفیق بھی شریک جلسہ تھے اُن کا چشمدید بیان ہے کہ ایک وہابی نوجوان نے جلسہ عام میں کہا کہ وہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مزار کو پلید سمجھتا ہے۔ اور جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی۔ اُسکو بھی پلید اور ناپاک سمجھتا ہے اور مسجد ابوقبیس کو بھی ناپاک سمجھتا ہے۔" الخ

ahmadimuslim.de

اثبات التوحید - کتاب و سنت کی تائید شرک و بدعت

ہمارا پختہ خیال ہے کہ یہ شخص یقیناً آپ کا مرید ہوگا اسلئے کہ شاگرد اُستاد کا نمونہ ہوا کرتا ہے آپ نے اپنے سفرنامہ میں یہ لکھا تھا کہ "معاویہ کی قبر پر کتے پیشاب کرتے تھے اور واقعی وہ اسی قابل ہے۔" اب ذرہ موازنہ فرمائیے کہ دونوں ہم پلہ ہیں یا نہیں؟ کیا آپ اپنی تحریر سے گریز فرما سکتے ہیں؟ آسمان زمین ہل جائیں لیکن ایک وہابی کی زبان سے ہم قسمیہ تحریر کرتے ہیں کہ یہ کلمات ہرگز سرزد نہ ہونگے۔ درخت اپنے پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ عامل حدیث کبھی اس کا مرتکب نہیں ہو سکتا یہ تو حضرات تفضیلیہ و شیعہ غالیہ وغیرہ کے نمونے ہیں۔ جناب اڈیٹر صاحب سیاست کا تو کیا خاکہ اُڑاؤں "این خانہ تمام آفتاب است" کا مضمون ہی آپ کے علمی مشاغل سے اور معلومات سے ہم خوب ہی واقف ہیں۔ آگے چلئے۔

"نوجوان وہابی کے یہ فقرہ سُنکر تقریر کرنیوالے اڈیٹر صاحب اور تمام حاضرین لاحول اور استغفراللہ پڑھنے لگے۔"

ڈنڈوں سے خبر تو نہ لی ہوگی۔ لیتے مگر خواجہ صاحب کا خون وامنگیر ہوا ہوگا کوئی پختہ مرید ہوگا۔ اور پھر ممکن ہے جذبہ کی حالت میں کہا ہو تو مواخذہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پس سیدھی بات یہی ہے۔ ورنہ صاحب آپ کے مریدین اور ایسے کلمات سرزد ہونے پر لٹھ سے سرپھٹول نہ کرلیں۔ تعجب ہے۔ گھر کا معاملہ ٹھیرا مجبوری تھی۔ آگے چلئے۔ پھر آپ لکھتے ہیں

"اُسوقت ایک اللہ کے بندے کی زبان سے نکلا۔ ایسے گستاخ پر آسمان کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ یہ کہنا تھا کہ گستاخ وہابی بیتاب ہوکر خود بخود تڑپنے لگا۔ اسکی بیقراری کی یہ حالت تھی جیسے مرغ کو ذبح کرکے ڈالدیا ہے۔ اور اسکی لاش پھڑ پھڑا کرتی ہے۔ یہانتک کہ تڑپتے تڑپتے وہ شخص بیہوش ہوگیا۔" الخ

کہ مفرمائیے من ابیہوش نہیں ہوگیا بلکہ حال آگیا اور اُس وجہ میں دیر تک بیہوش پڑا رہا ہوگا۔ اب تو یقین آیا کہ آپ کے مریدوں سے کوئی ہوگا جو وہابی

؎ یہ آپ کی اردو دانی کا بین ثبوت ہے ۱۲ منہ

شاید آپ نے سیکڑوں بتلائے ہیں۔ ایک کو تو پیش فرمائیے۔ ضرور ہونگے۔ مگر کس بات کے اسکے کہ جناب خواجہ صاحب کے مرید نے یہ بے ادبی کی۔ اور پھر حال کے طفیل سے پٹنے سے بچے۔ آگے چلکر خواجہ صاحب نصیحت کرتے ہیں کہ "خدا سب کو گستاخی کے کلمات سے محفوظ رکھے۔ پھر خواجہ صاحب سب سے نیچے یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"میرا خیال ہے کہ سب وہابی ایسے گستاخ نہیں ہوتے۔"

اجی حضور والا! سب کیا معنی ایک بھی انشاءاللہ گستاخ نہیں ہوتا۔ یہ تو آپ ہی حضرات کا حصہ ہے۔ مبارک رہے۔ ۲ جنوری کو تھانہ میں ایک شخص کے سوالات پر آپ نے کتنی تہمتیں اہلحدیث پر رکھی تھیں یہانتک کہ خدا کے جھوٹ بولنے کو بھی اہل حدیث کے جائز کہنے کا فتوے صادر فرما رہے تھے۔ جس پر مجبوراً مجھے آپ سے مکالمہ کرنا پڑا۔

پس خواجہ صاحب! خدا شاہد ہے آپ سے جو قلبی محبت مجھ کو ہے۔ لیکن بسا اوقات آپ کی زیادتیاں رُکنے نہیں دیتیں۔ ؎

کہنے دیتی نہیں کچھ منہ سے محبت میری
لب پہ رہجاتی ہے آ آکے شکایت تیری

(آپ کا ناچیز دوست ظہیر احمد پھلانگ اپربوہا)

بیداری بہار

اخبار "اہلحدیث" ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء میں تنظیم ترہت کے متعلق مولوی ابوحسان محمد حبیب الرحمن صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے جسکو دیکھکر خوشی ہوئی کہ اہل حدیثان ترہت نے اس کی اہمیت کو سمجھا اور ۶، ۷ شعبان کے جلسہ میں بغرض فلاح و بہبودی قوم اور تبلیغ و اشاعت اسلام صوبہ بہار کی تنظیم کا انتظام کرلیا۔ اور مولانا سید احمد حبیب صاحب خلف الصدق حضرت شاہ عین الحق صاحب کو اپنا سردار بناکر کل صوبہ کی تنظیم کا انتظام کرلیا۔ سید احمد حبیب صاحب نوجوان صالح ندوہ کے تعلیم یافتہ اہل حدیث ہیں۔ اس عمر میں ایک سمجھدار دماغ اور صلح کل طبیعت کے ساتھ ہمت اور استقلال جیسی صفات سے آراستہ ہیں۔ ہم اہل حدیثان صوبہ بہار کو اس انتخاب پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے سردار کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس اہم ذمہ داری کا اہل بنائے اور توفیق دے کہ قوم کی صحیح رہبری کر سکیں۔

میں اس موقع پر خود مظفرپور میں تھا جہاں معلوم ہوا کہ اہل حدیث کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ لہذا اس تنظیم کی اشد ضرورت تھی۔ اللہ تعالےٰ راست لائے۔

اس جلسہ میں ایک اور کار آمد تحریک پیش ہوئی اور باتفاق رائے پاس ہوئی جس کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے حقوق کی نگرانی اور حفاظت کے لئے ایک بین الفرق اسلامی کمیٹی قائم کی جائے۔ یہ تجویز رزولیوشن کی صورت میں پیش ہوئی جس کی تائید سید محمد مجتبےٰ صاحب وکیل مظفرپور نے کی۔ آپ حنفی المذہب ہیں۔ اور جلسہ میں کثرت سے حضرات احناف شریک تھے۔ سب نے اس کو منظور کیا۔ اور ہم کو امید ہے کہ انتخاب ممبران و کارکنان ہوکر کام شروع ہوگیا ہوگا کاش دیگر مقامات کے اہل حدیث بھی اس اہم اور ضروری کام کی طرف عملی قدم بڑھائیں۔ اور کام کرنے کیلئے کمر ہمت باندھیں تو آج حالت بدلتی ہے۔ والسلام۔

(محمد عبدالغفار الخیری ازدہلی)

حیات طیبہ

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری۔ قیمت ۱۲؎

(منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں)

ahmadimuslim.de

مذاکرۂ علمیہ

بابت

"نزول القرآن علی سبعۃ احرف"

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم - میرے ایک علم دوست بزرگ ایک مسئلہ کے متعلق اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا براہ عنایت ذیل کا استفسا اپنے اخبار گرامی میں شائع فرماکر مشکور فرمائیں -

"نزول القرآن علی سبعۃ احرف" کی روایت اتنے صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ قریباً تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے - اور ہر ایک حرف پر پڑھنا کافی بتایا گیا ہے -

لیکن اسمیں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو سات حرفوں پر نازل کیا ہے اور ساتوں میں سے ہر ایک کافی ہے - تو جو وقت کاتبان وحی قرآن شریف نازل ہوتے وقت یا بعد میں لکھتے تھے - اُن سے یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ سات طرح پر لکھو -

اس کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں حضرت عمرؓ کی تحریک سے قرآن شریف جمع کیا گیا ہے اور زیر نظارت زید ابن ثابت جمع کیا گیا تھا اس وقت زفاع - لخاف - اکتاف - عسب - صدورُ الرجال سے جمع کیا گیا تھا نہ کسی تحریر میں کوئی نشان سبعہ احرف کا پایا اور نہ ان لوگوں میں اختلاف کا سراغ ملاحین کے صدور سے قرآن شریف لیا گیا تھا -

اس کے بعد خذیفہؓ نے جب لوگوں کے قرآن پڑھنے میں اختلاف پایا اور حضرت عثمانؓ سے درخواست کی کہ قبل اسکے کہ لوگ اہل کتاب کی طرح اپنی کتاب میں اختلاف کرنے لگیں اُن کا واجبی انتظام کر دینا چاہئے۔ اس درخواست پر حضرت عثمان خلیفہ ثالث نے حضرت حفصہؓ سے وہ مصاحف منگوائے جو خلیفہ اول نے جمع کر کے اُن کے پاس بھجوا دئے تھے - اور زید ابن ثابت اور دوسرے قراء کو حکم دیا کہ نقلیں کر کے دیں - اور اگر کسی لفظ پر اختلاف ہو تو قریش کی زبان کا لفظ لکھدیں کیونکہ قرآن شریف قریش کی زبان میں اُترا ہے -

قرآن شریف کے پہلی دفعہ جمع کرنے - اور دوسری دفعہ نقول کرنے میں بہت بڑی جماعت چیدہ اصحاب کی جو قرآن کے معاملہ میں مستند تھے شامل تھی - اور ان میں سے کسی ایک نے بھی قرآن کے سات حرفوں پر اُترنے کا اشارہ تک نہ کیا - اور حضرت عثمانؓ کا یہ فرمانا کہ اختلاف کے وقت قریش کی زبان کو مقدم رکھیں - کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں اُترا ہے -

ان واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن شریف کا سات حرفوں پر اُترنا' اور ہر ایک حرف پر پڑھنا کافی ہونا' اور ہر ایک اللہ کی طرف سے نازل ہونا' یہ ایسی باتیں تھیں کہ ان سے حضرت ابوبکر اور وہ تمام قراء جو قرآن کے جمع کرنے میں شامل تھے ناواقف تھے - ورنہ ممکن نہیں کہ ایسی ضروری اور بیّن امر کو قرآن جمع کرنے کے موقعہ پر دانستہ مخفی رکھتے - اور چونکہ سات حرفوں والی روایتوں میں حضرت عمرؓ وغیرہ کے نام ہیں اور اُس وقت ان میں کسی نے اس ضروری امر کی رعایت نکی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات حرفوں والی روایت صحیح نہیں ہے -

مولوی وحید الزمان نے اپنی حدیث کی لغات میں حرف کے لفظ میں یہ بحث لکھی ہے - اور پھر ایک روایت نقل کی ہے جس میں رسول کریمؐ نے اس سات حرفوں والی روایت کا انکار کیا ہے - بلکہ "کذب اعداء اللہ لکن القرآن نزل علی حرف واحد" - کہکر سخت وعید فرمایا -

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اتقان فی علوم القرآن" میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے اور اس **بات کا اقرار** کیا ہے کہ یہ حدیث ان مشکل احادیث میں سے ہے جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے - اور لکھا ہے کہ لوگوں نے اسکے کوئی چالیس معنے لکھے ہیں - ان میں سے بعض علامہ ممدوح نے اتقان میں نقل کئے ہیں - مگر اقرار کیا کہ ان میں سے کوئی معنے اطمینان بخش نہیں ہیں -

اور اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کا قصہ لکھا ہے جس میں انہیں قرآن کے سات حرفوں پر نازل ہونے کی پوری شہادت ملگئی اور خود ان شہادتوں کی تصدیق کی - اور قرآن شریف کی نقول کرانے میں صرف ایک حرف پر یعنی قریش کی زبان پر نقل کرنے کا حکم دیا - اور پھر مختلف نسخوں کے جلا دینے کا حکم دیا -

یہ تمام امور ایک سخت مشکل ظاہر کرتے ہیں کہ جو حدیث اکیس صحابہ سے روایت ہوتی ہے اس کے معنے آجتک کوئی نہ سمجھا - اور چونکہ اس حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سات حرفوں پر قرآن کا نازل ہونا امت کی سہولت کیلئے خدا کی طرف سے اور رسول کریمؐ کی درخواست پر ہوا ہے - اور سات حروف کے اختلاف ایسے تھے کہ ایک حرف پر پڑھنے والا دوسرے حرف پر پڑھنے والے کا انکار کرتا اور سمجھتا تھا کہ یہ عبارت غلط ہے - صرف رسول کریمؐ کے فرمانے پر فریقین کا اطمینان ہوتا تھا - لیکن اسطرح کی عبارتوں کا اختلاف جو رسول کریم کی بار بار التجا سے اللہ تعالےٰ نے منظور فرمایا تھا اور امت کی سہولت اس سے مقصود تھی - معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو ہر سہ خلفاء اور تمام قراء نے جو قرآن کے جمع اور نقل کرنے میں شامل تھے بالکل بھلا دیا تھا - یا دانستہ چھپایا - اور سات طرح کے نزول میں سے صرف ایک طرح کا نزول ترجیح بلا مرجح کے عمل سے حکماً اور قطعاً شائع کر دیا -

یہ ایک معمّا ہے - دو میں سے ایک بات تسلیم کرنا لازمی ہے - یا تو سات حرف والی روایت غلط ہے - یا تمام خلفاء راشدین نے اس دینی اور ضروری مسئلہ کی خلاف ورزی کی (معاذ اللہ) بہر کیف علماء دین متین سے درخواست ہے کہ اسکا شافی جواب شائع فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں -

(سید عبد المجید از کپورتھلہ)

میر سیالکوٹی: حضرات علماء اپنی اپنی تحقیق ارسال فرمائیں - خصوصاً مولوی عبد اللہ صاحب مقیم روپڑ اس معمّہ کو حل کریں -

اسوۂ حسنہ - ترجمہ ... سیرۃ الرسول اختصار زاد المعاد مصنفہ الامام ابن قیم - قیمت ... مجلد ... مجلد

ahmadimuslim.de

علم

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ نے نہ کوئی مکتب جاری کیا نہ مدرسہ کھولا نہ کالج کا افتتاح فرمایا نہ کسی جامع یا یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی تمام زمانہ تکالیف و مصائب۔ ہجرت اور جنگ میں بسر ہوا۔ تاہم جبوقت آپ فتح مکہ پر شہر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہمراہ دس ہزار پاک نفوس تھے۔ جو اسلام سے پہلے عموماً بے پڑھے تھے۔ زمانہ بعثت سے فتح مکہ معظمہ تک کے قلیل عرصہ میں یہ جماعت کسطرح تیار ہوگئی کہ جس کے ہر فرد کے آگے آج بڑے سے بڑے عالم کا سر تسلیم خم ہوتا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو قابل غور و تامل ہے۔

حضرت علیؓ نے عالم کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ "العالم من علم و عمل بما علم..." عالم وہی ہے کہ جس بات کو جان لے اسپر عمل کرنے لگے۔

امام بخاریؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اس قدر احادیث کسطرح یاد ہوگئیں؟ جواب دیا کہ جو حدیث مجھ کو ملی اس پر عمل کیا یاد ہوگئی۔

معلوم ہوا کہ علم عمل کی چیز ہے۔ یہ عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ صرف کتابیں پڑھ لینے سے۔ صحابہ کرام کی علمیت و فضیلت کا یہی راز ہے۔

آج ہر شہر میں بیشمار مدارس موجود ہیں جنمیں تمام کتب احادیث۔ اصول و فقہ و تفاسیر۔ معقول وغیرہ کا درس دیا جاتا ہے۔ فرداً فرداً صحابہ کبار کو اتنی احادیث کا علم نتھا جتنا آجکل ایک ایک مولوی کو ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اندھیرا چھا رہا ہے۔ قوم گرداب ہلاکت کے دن بدن قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر سال ہزاروں طلباء مولوی بنکر نکلتے ہیں مگر تبلیغ کہیں نظر نہیں آتی۔ انجمنوں اور کانفرنسوں وغیرہ کو مبلغ اور کارکن نہیں ملتے۔ ہر شہر کے عام مسلمانوں کی حالت دیکھو تو نہ صورت سے مسلمان معلوم ہوں نہ سیرت سے۔ جہالت روز افزوں ہے۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان مدارس سے اور اس تعلیم سے کیا فائدہ ہے؟ اور ہر سال طلباء مولوی بنکر کیا کرتے ہیں؟ کہاں جاتے ہیں؟ اور علم کی روشنی جلوہ گر کیوں نہیں ہوتی؟

جہانتک کتب کے ذریعہ سے مجھ کو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ زمانہ سلف میں عمل پر زور تھا۔ جو بتایا جاتا تھا سو عمل کیلئے تھا۔ اساتذہ خود اسکی نگرانی کرتے تھے۔ لیکن آج واقعات یہ ہیں کہ عالم بنانے کیلئے صرف کتب کا پڑھا دینا کافی ہے۔ تمام مدارس کا یہی حال ہے کیا اسکو علم کہتے ہیں۔ یہی اسلام ہے۔

پہلے زمانہ میں طلباء اساتذہ سے احادیث سنتے تھے ان کو لکھ لیتے تھے۔ ان پر عمل کرتے تھے۔ اُستاد خود عمل کر کے بتاتے تھے۔ آج کتب چھپی چھپائی موجود ہیں، طلباء پڑھتے ہیں، اُستاد ان کی قرأت کو سنتے جاتے ہیں، صرف لفظ کے تلفظ پر نظر ہے، اگر معنے پوچھے تو بتا دئے، ورنہ چلو آگے۔ عمل سے نہ واسطہ ہے نہ تعلق۔ لہٰذا اگر میں کہوں کہ قرآن و احادیث کے الفاظ کے عالم بنتے نہ کہ خود قرآن و احادیث کے تو بیجا نہ ہوگا۔

میں نے ایک مرتبہ کہیں دیکھا تھا کہ اہلحدیث کانفرنس نے یا کانفرنس کے کسی رکن نے کتب احادیث نامزدہ کے حفظ کرنے والے کے لئے انعامات مقرر کئے تھے۔ نگاہ ڈھونڈتی تھی کہ کہیں احادیث پر عمل کرنے والے کیلئے بھی کوئی انعام ہے تو کہیں نہ ملا۔ غالبًا اللہ پر چھوڑ دیا ہوگا۔ مادیت ہمیشہ مادیت ہی تک محدود رہیگی آگے نہیں بڑھ سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو آج علم سمجھا جا رہا ہے وہ علم نہیں بلکہ ایک فن ہے۔ کسی زبان کا سیکھ لینا کہ اسکو بول سکیں یا پڑھ سکیں یا لکھ سکیں کوئی علم نہیں ہے۔ علم وہ ہے جو انسان کو مشاہدات۔ تدبر۔ غور و تامل اور عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ قلب میں ایک روشنی پیدا کرتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں عمل کی قوت پیدا کرتا ہے۔ بھلائی برائی میں نہ صرف تمیز سکھلاتا ہے بلکہ بھلائی کے اختیار کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ اسی علم کیلئے حکم ہوا کہ "قل رب زدنی علمًا"۔ اسی کو "علٰی ھُدًی مِّن رَّبِّھِم" فرمایا گیا یہی ہے جو قلب کو روشن۔ دماغ کو کار آمد اور ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، ناک وغیرہ کو قابل کام بنا دیتا ہے بصیرت اور بصارت دونوں عطا فرماتا ہے۔ لوگوں میں محبوب، اقوام میں باعزت کرتا ہے اور بندہ کو اپنے مالک سے ملا دیتا ہے۔ یہی روح ہے، یہی زندگی ہے، یہی حیات ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی شفقت اور مہربانی ہے کہ اسکے حصول کیلئے اپنی کتاب قرآن کریم ہمارے لئے نازل فرمائی۔ اور اپنا رسول صلعم ہم میں مبعوث فرمایا۔ جس نے قرآن اور احادیث پر پوری طرح عمل کیا اسکو یہ نعمت دستیاب ہوگئی۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

یہی روحانی اور جسمانی شفا اور تندرستی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اگر آپ کی سمجھ میں یہ بات آتی ہے تو اپنے مدارس کو اس سانچے میں ڈھالئے۔ خدارا کبھی تو تھوڑی سی توجہ ذرہ سا تدبر کیا کیجئے کہ مدتیں گذر گئیں بحالت مجموعی ان مدارس سے مسلمانوں کو، ہند کو اور دنیا کو کیا فائدہ پہنچا۔ اگر آپ کے نزدیک فائدہ پہنچا تو فہو المراد۔ ورنہ ان کی اصلاح کیجئے ان کو کار آمد بنائیے تاکہ کم سے کم ان کے طالبعلم فارغ ہو کر مسلمانوں کی حالت سنوارنے کی تو قابل ہو جائیں۔ زینت محراب و منبر سے کچھ تو آگے چل سکیں۔ خالی خولی رونے اور قوم کی شکایات سرد مہری سے تو آجتک نہ کچھ نتیجہ نکلا اور نہ آگے نکلے۔

حضرات! قرآن و احادیث عمل کیلئے ہیں نہ صرف پڑھنے کیلئے۔ اگر علم کا شوق ہے تو ان پر عمل کیجئے اور کرائیے۔ آسان طریقہ ہے کہ مولوی صاحبان سے احکام خدا و رسول صلعم سنئے اور ان پر عمل کرتے جائیے۔ انشاء اللہ آپ علم کی روشنی بہت جلد اپنے اندر پائینگے۔ خواہ عربی زبان میں ایک حدیث کے الفاظ بھی آپ کو یاد نہ ہوں۔ اور اسلئے کہ عام خواہشمند مسلمان مستفید ہو سکیں ہفتہ وار یا مہینہ میں تین یا دو بار اپنے اپنے محلہ میں اس درس کو قائم فرمائیے۔ وعظ کی صورت نہ ہو صرف درس قرآن و حدیث ہو۔ یعنی احکام کے معنے ہوں اور ان پر عمل کرنے کا طریق۔ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں دو یا تین بار صرف پاؤ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ اس کام کیلئے آپ نہیں دے سکتے احکام سنتے جائیے، نوٹ کرتے جائیے اور عامل ہوتے جائیے۔

کام کرنے سے کام ہوا کرتا ہے ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ٭ اب آگے چاہے تم مانو نہ مانو

(محمد عبد الغفار الخیری عفی عنہ۔ دہلی)

رحمۃ للعالمین – سرورِ کائنات کی سوانح عمری – از قاضی محمد سلیمان منصور پوری – قیمت جلد اول [illegible] دوم [illegible] (مجلد)

ahmadimuslim.de

(قادیانی مشن)

تردید حکیم نور الدین صاحب قادیانی

جناب مرزا غلام احمد صاحب کی زبانی

مولوی نور الدین صاحب کا اعتقاد (۱)

اخبار "الفضل" جلد ۱۱ نمبر ۶۱ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۵ کے کالم نمبر ۳ میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں۔

"حضرت خلیفہ اول کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل نہیں ہو سکتا۔ مگر ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ نبی قتل ہو سکتا ہے اور خود حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیےٰ قتل کئے گئے۔ گو یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ الزامی طور پر لکھا ہے۔ مگر یہاں الزام کی کوئی بات نہیں۔"

(۲) تفسیر القرآن پارہ اول (مطبوعہ ۱۳۱۸ھ انوار احمدیہ پریس قادیان) میں لکھا ہے۔

(الف) "ویقتلون النبیین بغیر الحق ذالك بما عصوا وكانوا يعتدون۔ اور نبیوں کے ناحق قتل کرنے کے منصوبے کرتے ہیں۔ ایسی جرأتیں ان میں پیدا ہو گئی تھیں کہ انہوں نے نافرمانی اختیار کی اور خدا کی حدوں سے نکل گئے۔

یقتلون النبیین سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اسلئے اسکو مضارع کے صیغے سے بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ یہ قرآن شریف سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل کیا گیا ہو۔" (صفحہ ۹۶)

(ب) "کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا۔ اسلئے فرمایا تھا کذبتم وفریقا تقتلون میں تقتلون مضارع کا صیغہ ہے۔ یعنی تکذیب تو ماضی میں ہو چکی اور اب قتل کا ارادہ کرتے ہو۔ یعنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ۔" (صفحہ ۱۱۶)

اقول ۱۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جنوری ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۳ و ۴ و ۵ پر قتل انبیاء علیہم السلام کو قرآن کریم۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قول صحابیؓ۔ اسلامی تفسیروں اور تاریخوں سے ثابت کیا گیا تھا۔ اب اس جگہ صرف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی چودہ تحریروں سے اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے۔

تحریر نمبر ۱ کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) کے صفحہ ۲۲۵۔ اور تفسیر خزینۃ العرفان جلد سوم کے صفحہ ۳۹۶ پر ہے۔

"ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذالك بما عصوا وكانوا يعتدون۔ اور خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔ یہ اسلئے کہ وہ معصیت اور نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے۔"

تحریر نمبر ۲ کتاب ازالہ اوہام حصہ اول (مطبوعہ ۱۳۰۸ھ ریاض ہند پریس امرتسر) کے صفحہ ۱۶ پر ہے۔

"حضرت یحیےٰ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے کہکر اُن کی شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا۔"

تحریر نمبر ۳ کتاب ازالہ اوہام حصہ اول کے صفحہ ۲۱۲ پر ہے۔

"اور رسول مقبول نبی آخر الزمانؐ نے اپنی معراج کی رات میں یحیےٰ نبی شہید کے ساتھ دوسرے آسمان میں حضرت عیسےٰ کو دیکھا۔ یعنی گذشتہ اور وفات یافتہ لوگوں کی جماعت میں اُس کو پایا۔"

تحریر نمبر ۴ کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴ تفسیر خزینۃ العرفان جلد اول کے صفحہ ۱۴۳ پر ہے۔

"خدائے تعالےٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن کریم میں بیان فرمایا تھا کہ افکلما جاءکم رسول بما لا تھویٰ انفسکم الخ یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہو گئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی اُن میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔"

تحریر نمبر ۵ کتاب حمامۃ البشرےٰ (مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی) کے صفحہ ۳۱ پر ہے۔

"ثم یظنون انه (ای عیسے ابن مریم) حی جالس فی السماء الثانیة مع ابن خالته یحیی النبی الشهید علی نبینا وعلیهم السلام ولا یتفکرون ولا ینظرون الی ان یحیی قد قتل ولحق بالموتے فکیف جمع الله الحی بالمیت۔"

تحریر نمبر ۶ کتاب حمامۃ البشرےٰ کے صفحہ ۳۶ پر ہے

"وکم من نبی قتلوا فی سبیل الله وما جاء ذکر قتلهم فی القرآن۔"

تحریر نمبر ۷ کتاب حمامۃ البشرےٰ کے صفحہ ۵۶ کے حاشیہ پر ہے۔

"وما کان موت القتل نقصا لانبیائه کسرا لشانهم وعزتهم وکاین من النبیین قتلوا فی سبیل الله کیحیی علیه السلام وابیه۔"

تحریر نمبر ۸ کتاب مسیح ہندوستان میں صفحہ ۳۳ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۱۵ پر ہے

"اب ان آیات (متی باب ۲۳۔ درس ۳۵ و ۳۶) پر اگر نظر غور کرو تو واضح ہوگا کہ ان میں حضرت مسیح علیہ السلام نے صاف طور پر کہدیا ہے۔ کہ یہودیوں نے جس قدر نبیوں کے خون کئے اُن کا سلسلہ زکریا نبی تک ختم ہو گیا۔ اور بعد اس کے یہودی لوگ کسی نبی کے قتل کرنے کیلئے قدرت نہیں پائینگے۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی زکریا کی طرح یہودیوں کے ہاتھ سے قتل ہونے والے تھے تو ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام ضرور اپنے قتل کئے جانے کی طرف بھی اشارہ کرتے۔"

تحریر نمبر ۹ تحفۂ غزنویہ کے صفحہ ۴۳ پر ہے۔

"اللہ جل شانہ نے آیت "قد خلت من قبله الرسل" کی تفسیر میں آپ ہی فرما دیا ہے افان مات او قتل۔ پس اس ساری آیت کے یہ معنے ہوئے کہ پہلے تمام نبی اس دنیا سے موت یا قتل سے گذر چکے ہیں۔"

تحریر نمبر ۱۰ کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴۹ پر ہے

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات مسیح ابن مریم کو

نکاتِ مرزا - سارے دو نکات مرزائیہ اور [illegible] قیمت ۵/ [illegible]

ahmadimuslim.de

اُن نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس دنیا سے گذر گئے ہیں اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں اُن کو دیکھا ہے۔"

تحریر نمبر ۱۱ تحفہ گولڑویہ (مطبوعہ ۱۹۱۴ء ضیاء الاسلام پریس قادیان) کے صفحہ ۱۷ پر ہے۔

"ظاہر ہے کہ محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میں یہ بات داخل ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ تو پھر یہ بات قبول کے لائق ہے کہ قتل ہونے میں کوئی ہتک نہیں۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لئے یہ دعا نہ کرتے ..... اگر مسیح قتل نہیں ہوا تو کیا یحییٰ نبی بھی قتل نہیں ہوا؟"

تحریر نمبر ۱۲ کتاب تحفہ گولڑویہ کے ص۱۰ پر ہے۔

"یاد رہے کہ اسلام کا بارھواں خلیفہ جو تیرھویں صدی کے سر پر ہونا چاہئے وہ یحییٰ نبی کے مقابل پر ہے جس کا ایک پلید قوم کیلئے سر کاٹا گیا۔ (سمجھنے والا سمجھ لے)"

تحریر نمبر ۱۳ اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۷ و ۲۵۸ پر ہے۔

"قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے افان مات او قتل۔ جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے۔" (ص۲۵۷ کالم نمبر ۳)

"یحییٰ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی۔ اگر یحییٰ قتل ہوئے تو پھر عیسیٰ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے۔" (ص۲۵۸)

تحریر نمبر ۱۴ اخبار بدر جلد ۹ نمبر ۴۵ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳ کالم نمبر ۱ میں ہے۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالیٰ کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔"

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی چودہ تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی قتل ہو سکتا ہے اور حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی قتل ہو گئے۔ پس حکیم نور الدین صاحب احمدی کا عقیدہ جناب مرزا صاحب کے مذہب کے سراسر خلاف ہے*۔

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

مرزائی دعوت کا پول

جہلمی مرزائیوں کو جب معلوم ہو گیا کہ فاتح قادیان جناب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری پشاور سے فارغ ہو کر انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کے جلسہ سے ہو کر دربھنگہ چھپرہ وغیرہ کی طرف آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پر تشریف لے جا رہے ہیں انہیں جہلم آنے کی فرصت نہیں تو ۲۷ فروری کو اپنے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ دل میں سمجھ لیا کہ دیکھتا کون ہے۔ لوگوں میں مرزائی نبوت کا ڈنکا خوب بجائینگے

انجمن انصار الاسلام جہلم نے وقت شناسی سے کام لیکر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالوی مولانا مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی اور مولانا مولوی محمد حسین صاحب فاضل کولوتارڑ کو مرزائی حملوں کی مدافعت کے لئے بلا لیا۔

یکم مارچ کو وقت دو جگہ کے لئے لکھا گیا۔ لیکن مرزائیوں نے اپنے جلسہ میں وقت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور شیخ محمد شفیع صاحب بی اے ایل ایل بی کے مکان پر بلایا۔ انجمن انصار الاسلام کے نمائندے وقت مقررہ پر شیخ ممدوح الصدر کے مکان پر پہنچ گئے۔ تصفیہ شرائط کیلئے ہر چند مطالبہ کیا گیا لیکن امیر احمدیہ جماعت نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ ہم مناظرہ نہیں کرینگے۔

اس پر ہم نے بعد نماز مغرب ختم نبوت پر وعظ ہونے کا عام اعلان کر دیا۔ غازیان اسلام جناب ابو الخیر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل اہلحدیث گوجرانوالہ نے نہایت ہی شستہ۔ عام فہم۔ عالمانہ اور محققانہ تقریر فرمائی۔ اپنے مخصوص انداز سے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ علمی نکات بیان کئے اور ثابت کر دیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کسی جدید نبی کا آنا تسلیم کر لیا جائے تو آنحضرت کے کمالات نبوت اور خداوند تعالیٰ کے علم میں نقص ماننا پڑتا ہے۔

اسی طرح جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فاضل کولوتارڑ و مولانا محمد مسعود۔ و مولانا مولوی محمد صدیق۔ و مولانا مولوی نور حسین گھرجاکھی صاحبان نے مرزا جی کی اوہام باطلہ کی ایسی قلعی کھولی کہ ہر ایک مسلمان پر اُن کا کذب واضح ہو گیا

خدا گواہ ہے کہ مرزائی مبلغین کی ناکامی و نامرادی جہلم کی تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ اگر کسی مرزائی کو ہمارے بیان میں کلام ہو تو انجمن انصار الاسلام کو آزما دیکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حق کا بول بالا رہیگا۔ والسلام

(خاکسار سکرٹری انجمن انصار الاسلام جہلم)

* مولوی نور الدین صاحب اور مرزا صاحب کی خلافیات کئی ایک ہیں۔ ظاہر میں تو ان دونوں صاحبوں کا تعلق امتی اور نبی کا تعلق ہے لیکن علمی تحقیقات میں مولوی نور الدین صاحب جناب مرزا صاحب آنجہانی کے قائل نہ تھے۔ یہ بات قادیانی لٹریچر پر نظر رکھنے والوں پر روشن ہے ۱۲ میر سیالکوٹی

تفسیر ثنائی

جلد اول: جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے۔ از سر نو چھپکر تیار ہے۔ قیمت عہ

جلد ہفتم: بھی نہایت آب و تاب سے چھپکر تیار ہے جسمیں سورہ صافات سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے۔ قیمت عہ

جلد دوم و ششم کی بھی تھوڑے تھوڑے نسخے باقی ہیں۔ قیمت فی جلد عہ

شائقین ذیل کے پتہ سے جلد طلب فرمائیں دیگر کتابوں کیلئے مطبوعہ فہرست طلب کریں۔

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

امیر افغانستان اور ترویج شریعت

جب سے غازی امیر امان اللہ خان خلد اللہ ملکہ تخت افغانستان پر متمکن ہوئے ہیں۔ وہ دن رات اس فکر میں ہیں کہ افغانستان دنیا کی متمدن اور مہذب سلطنتوں کی صف میں کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ معاملات دنیوی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان مذہبی بدعات کو بھی دور کر رہے ہیں جو علماء کی غفلت سے مسلمانان افغانستان میں عام طور پر رائج ہو گئی تھیں۔ اور جہاں کے مسلمان علم کی کمی کے باعث اجزائے ایمان سمجھے بیٹھے تھے۔

تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ جب آپ نے جلال آباد کا دورہ کیا تو وہاں سے روانہ ہونے سے پیشتر ۲۶۔ اپریل کو سرکاری دفاتر کا ملاحظہ کیا اور بنفس نفیس پانچ گھنٹہ تک کاغذات کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ پھر آپ نے اس علاقہ کے وکلاء۔ علماء شیوخ اور معززین سے ملاقات کی۔ اور دوران ملاقات میں ملاقاتیوں کے ساتھ آپ بھی کھڑے رہے۔ آپ نے اُن سے مصافحہ کر کے ایک تقریر فرمائی اور اپنے دورے کا مقصد حسب ذیل بیان کیا۔

"میں آپ کی اور رعایا کی بہتری اور بہبودی کے متعلق حالات دریافت کرنے اور اگر کوئی شکایت یا تکلیف ہو تو اُس کو رفع کرنے آیا ہوں۔ میں اپنی رعایا کو ہر طرح کا آرام پہنچانا چاہتا ہوں۔ گرمی کی شدت اور دھوپ مجھے اس علاقہ کے دورہ سے روک نہیں سکی"

آپ نے اپنی رعایا کی وفاداری اور خلوص کی تعریف کی۔ آپ نے قوم کے معززین سے فرمایا کہ وہ آپ کے خیالات لوگوں تک پہنچائیں کہ بادشاہ اور حکام کے ہاتھوں کو چومنا۔ پاؤں کو چھونا اور اُن کے آگے سر جھکانا شرعاً ممنوع ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں نے یہ رسم مقامی ہندوؤں سے سیکھی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تمام مسلمان مساوی طور پر خدا کے غلام ہیں اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر برتری نہیں"

خدا کا شکر ہے کہ آزاد فرمانروایان ممالک اسلامی اب اصلی اسلام پر عمل کرنے اور بدعات وخلاف اسلام رسوم کے ترک کرنے میں کوشاں ہیں اور یہی وہ مقاصد عالیہ ہیں جن کی طرف اہل حدیث عالم اسلام اور مسلمانوں کو مدت سے توجہ دلا رہے ہیں بارگاہ خداوندی سے امید ہے کہ اب اسلام کا آفتاب بدعات و رسوم مشرکانہ کے اُن بادلوں سے نکلکر پھر اُسی طرح ضیا باری کریگا جیسے کہ اُس نے کبھی پہلے کی تھی اور یہی امر مسلمانان عالم کی دینی اور دنیوی ترقی کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ۔

سلطان ابن سعود

سلطان ابن سعود ہی بقول بڑے بڑے رہنمایانِ عرب وہ وجود مسعود ہیں جس سے عرب کی آزادی کی بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ اور تمام عرب کی امیدوں کا انحصار اُن کی ذات گرامی پر ہے۔ آپ عربی خصائل حمیدہ کے ایک زندہ نمونہ ہیں۔ آزادی اور شریعت کی پابندی آپ کی زندگی کے مقاصد ہیں۔ شریعت اور شعائر اسلامی کی حفاظت کیلئے تو آپ کے دل میں یہاں تک تڑپ ہے کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا تھا کہ حفاظت اسلام کیلئے تو ضرورت کے وقت ابن سعود کی بیویاں تک شمشیر بکف نظر آئینگی۔

اگر تمام باتوں سے قطع نظر بھی کر لیجائے تو بھی حجاز میں جو امن ابن سعود نے قائم کیا ہے وہی اسکے لئے اس بات کا استحقاق پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا کے مسلمان اُس پر اعتبار کریں اور اسلام و مسلمانان عالم کی بہتری کے متعلق جو جو ارادے اُن کے دل میں ہیں اگر اُن کے پورا کرنے میں مدد نہیں دے سکتے تو روڑے بھی تو نہ اٹکائیں

آپ کی ذات گرامی کے متعلق معاندین اسلام اور بعض خود غرض و خود ساختہ لیڈروں نے جو معاندانہ پروپگنڈا مدت سے جاری کر رکھا ہے اس پر رائے زنی اور مولانا محمد علی نے نمائندہ بمبئی کرانیکل کے سامنے ابن سعود کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس پر تنقید کرتے ہوئے لاہور کا انگریزی مسلم اخبار "مسلم اوٹ لک" لکھتا ہے کہ

"ہم نے اپنی رائے کبھی نہیں چھپائی کہ سلطان ابن سعود ہی ایک ایسا وجود ہے جس کے قامت پر حجاز کی قبا راست آسکتی ہے۔ ذریت شریف کی بدنظمیوں سے اسی نے حجاز کو پاک کیا۔ سعادت تطہیر حجاز۔ اپنی بلند پایہ شخصیت اور رفعت اخلاق کے اعتبار سے سلطان ابن سعود ہی ایک ایسا شخص ہے جو خادم و محافظ حرمین شریفین ہونے کا دعوے کر سکتا ہے۔

سلطان ابن سعود اسوقت سب سے بڑا عرب ہے۔ ہم کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ مؤتمر مکہ کے وفد خلافت' اور وفد جمعیۃ العلماء ہند نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ سلطان ابن سعود پر یہ زور نہیں ڈالینگے کہ وہ حجاز سے دست بردار ہو جائے۔ بلکہ سلطان کو یہ ترغیب دینگے کہ وہ مؤتمر کے فیصلہ سے اپنے آپ کو جمہوریت حجاز کا صدر منتخب کرائے"

کیا ابن سعود انگریزوں کا غلام ہے؟

دشمنان اسلام اور چند خود غرض و خود ساختہ لیڈر جن کی لیڈری اور روزی کا دارومدار ہی ہندوستان کے کم علم اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر ہے انہوں نے غازی سلطان ابن سعود پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ انگریزوں کا غلام ہے۔

لیکن ہم ان مفسدہ پردازوں سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کا یہ گمراہ کن پروپگنڈا صحیح ہو تو سول' ایسا دشمن اسلام اخبار آپ کی حمایت میں کالم کے کالم کیوں سیاہ کر رہا ہے۔ انگریزوں کے مستند و مسلمہ غلام امیر فیصل کی حکومت عراق کیلئے عراقیوں اور ہندوستان کے بعض حجاج کو جو عراق کے راستہ حرمین شریفین کو جانا چاہتے تھے کیوں پروانہ ہائے راہداری نہیں دئے؟ شرق اردن کی نام نہاد حکومت نے جو برطانیہ کے ماتحت ہے کیوں اپنے نمائندے

ahmadimuslim.de

مؤتمر اسلامی کیلئے نہیں بھیجے؟

کیا مسلمانوں کو حج سے روکنا اسلام کی صریح مخالفت نہیں؟ اور کیا آپ نے اور آپ کے ہمدرد غیر مسلم دوستوں نے احکام خداوندی کی ادائیگی میں ہر طرح سے روڑے نہیں اٹکائے؟ اور اسپر بھی آپ نہ صرف مسلمان بلکہ مسلمانوں کے لیڈر۔

"اہلحدیث" چونکہ مذہبی پرچہ ہے۔ اسلئے مولانا ثناء اللہ صاحب نے اُس زمانہ میں بھی جبکہ بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر ہندوستان کے عام لیڈر مسلمانان ہندوستان کے فریضۂ حج کی ادائیگی میں مانع تھے تمام مسلم لیڈروں کے خلاف آواز بلند کی تھی اور خدائی احکام کے مقابلہ میں انسانوں کے طعن و تشنیع کی کوئی پرواہ نہ کی تھی۔ لیکن ایک آپ ہیں کہ غیر مسلموں کے اشاروں پر اس زمانہ میں جبکہ تمام حجاز میں امن وامان کا دور دورہ ہے مسلمانوں کو حج سے روکنے میں مشغول ہیں۔

پنڈت مالویہ اور کانگرس

جو لوگ ہندوستان کی سیاسی حالت کا بغور مطالعہ کررہے ہیں وہ ہمارے اس خیال سے متفق ہونگے۔ کہ جن لوگوں نے ہندوستان کے دشمنوں سے بڑھکر دوستی کے پردے میں ہندوستان کو نقصان پہنچایا ہے اُن کے سردار پنڈت مالویہ ہیں۔ آپ نے بردولی میں مہاتما گاندھی کو غلط رائے دیکر ہندوستان کی تحریک آزادی کو جسطرح ملیامیٹ کردیا اس پر ہندوستان مدتوں ماتم کرتا رہیگا۔ آپ نے ہندو مہا سبھا بناکر ہندو مسلم اتحاد پر جو کاری ضرب لگائی۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں اُسکے بڑے ہمیشہ نمایاں رہینگے۔

آپ کی دورخی چالیں ہمیشہ ہندوستان کے طوق آزادی میں ایک نہ ایک زنجیر کا اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ آپ کانگریس میں بھی جاگھستے ہیں اور اُسکے مخالف بھی ہیں۔ کانگریس کے اثر کو کم کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں دیتے۔ آجکل جبکہ اسمبلی اور کونسل کے انتخاب قریب ہیں آپ کانگریس کے خلاف زبردست پروپگنڈا کررہے ہیں۔

کانگرس نے اعلان کیا تھا کہ اسمبلی اور کونسلوں کے لئے کانگرس ممبر منتخب کرکے بھیجے گی۔ لیکن آپ ملک میں اسلئے دورہ کررہے ہیں کہ ہندو ایسے ممبر منتخب کریں جو کانگرس اور تمام ملک کے مفاد کو نہیں بلکہ صرف ہندوؤں کے مفاد کو مدنظر اسمبلی اور کونسلوں میں کام کریں۔

پچھلے دنوں جب چند مشہور لیڈروں نے آپ کے کانگرس میں جاگھسنے پر صدائے احتجاج بلند کی تھی تو آریہ اخباروں نے لکھا تھا کہ کانگرس تمام ہندوستانیوں کی نمائندہ ہے۔ اس میں جو چاہے جاسکتا ہے کوئی کسی کو روک نہیں سکتا۔ لیکن ہم اُن سے دریافت کرینگے کہ کیا کانگرس کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کرکے بھی کسی کو کانگرس داخل ہونے کا حق حاصل ہے؟ اور اگر مسلمان اس زہر کی تریاق کے طور پر ایسے ہی مسلمان ممبر کونسلوں اور اسمبلی میں بھیجیں تو انہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟

بدقسمت ہندوستانی

پچھلے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ اہل جوہر کی ملک میں قدر نہیں ہوتی بلکہ وطن سے باہر ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک شاعر لکھتا ہے ؎

اہل جوہر کی وطن میں قدر گر کرتا فلک
لعل کیوں اس ننگ سے آتے بدخشاں چھوڑکر

لیکن آجکل یہ حالت ہے کہ جس کسی کی گھر میں قدر نہیں اُسکی بیرون وطن بھی کوئی قدر نہیں۔ اگر کسی نے بیرون وطن اپنے عزو وقار کو قائم رکھنا ہو تو پہلے اپنے گھر میں عزت حاصل کرے۔

انگلستان کی جسقدر بھی نوآبادیاں ہیں ان کی سرسبزی اور خوشحالی میں ہی نہیں بلکہ اُن کے فتح کرنے میں بھی ہندوستانیوں نے اپنا خون بہایا ہے۔ لیکن جب اُن نوآبادیوں نے ترقی کرکے زر اگلنا شروع کیا تو جھٹ گورے نوآبادکاروں نے آکر اُن پر قبضہ کرلیا اور ہندوستانیوں کو وہاں سے دھکے دیکر نکالدیا گیا۔ اگر رہنے کی اجازت بھی دی تو غلاموں کی طرح۔

ان نوآبادیوں میں جنوبی افریقہ کی نوآبادی کا ذکر خیر آجکل ہر ایک ہندوستانی کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ نوآبادی جس میں کیپ کالونی اور ٹرنسوال وغیرہ علاقے شامل ہیں ہندوستانیوں نے اپنا خون بہاکر فتح کئے اور ہندوستانی تاجروں نے اپنا سرمایہ لگاکر اسکو ترقی دی اور اب جبکہ اسکی سرسبزی۔ زرخیزی اور خوشحالی کی دنیا میں شہرت ہے۔ ہندوستانیوں کو وہاں سے نکالدینے کیلئے طرح طرح کی کوششیں کیجارہی ہیں۔ اُن کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ اُن کے مذہبی رسوم پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ اُن کی تجارت کی بربادی کے منصوبے سوچے جارہے ہیں۔ طرح طرح کی تکالیف اور ذلتیں برداشت کرکے بہت سے ہندوستانی وہاں سے نکل آئے ہیں۔ تاہم آجکل ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہندوستانی وہاں موجود ہیں۔ ملک پر مٹھی بھر گورے حکمران ہیں جنکی نظروں میں ہندوستانی کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔

ان ہندوستانیوں کا اس کے سوا کوئی قصور نہیں کہ وہ کفایت شعار ہیں محنتی ہیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ اُن کی موجودگی سے ملک کے پچاس لاکھ اصلی باشندے بیدار ہورہے ہیں۔ اور اُن کی بیداری گوری قوم کی برتری پیغام موت کی مترادف ہے۔

آجکل جنوبی افریقہ کی گوری حکومت نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کا نام ہے "کلر بار بل" یعنی قانون امتیاز رنگت۔ اس کے ذریعہ سے وہ جس لائن تجارت سے چاہیں رنگین اقوام کو نکالکر گوروں کا اُسپر قبضہ کرادیں۔ اور رنگدار اقوام کو ہمیشہ غلام بنائے رکھیں۔

آریہ اخباروں کا اشتعال انگیز رویّہ

آریہ اخباروں نے آجکل ایسا شر انگیز رویّہ اختیار کررکھا ہے کہ "اکالی" جیسے اتحاد پسند اخبار کو بھی آخر انہیں ڈانٹ بتانی پڑی۔ اور اُس نے اپنے ۱۹ مئی کے پرچہ میں ایک نوٹ کے ذریعہ اُنہیں تنبیہ کی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ایسے شر انگیز رویہ کو ترک کردیا جائے۔

خط وکتابت

کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

آنہ فنڈ میں مرسلہ حاجی عبد القادر صاحب چکر دھر پور ۱۰/ مرسلہ شفیع احمد صاحب منپورہ گیا۔ ۴/ عبد الحلیم خان راجبندری سے۔

تصحیح اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ - اپریل سنہ رواں کے صفحہ ۱۰ پر مندرجہ الفاظ غلط طبع ہوئے ہیں۔ ناظرین تصحیح کر لیں۔

	غلط	صحیح
صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر (۱)	جمل	حمل
" " (۳)	راہ دانشمس	راہ درویش
" " (۱۰)	شیعہ رقاص	شیعہ فجار

(غلام احمد خان از ہنگو)

اپیل شہر الہ آباد میں صرف ایک مسجد اہل حدیث کی ہے اس پر ہمارے حنفی بھائی بزور قبضہ کر بیٹھے ہیں جس کا مقدمہ دائر ہے۔ آئندہ پیشی ۲۸ مئی کو مقرر ہے۔ سابقًا بھی اہلحدیث برادران کو خرچ مقدمہ کیلئے توجہ دلائی گئی ہے اب پھر گذارش کی جاتی ہے کہ عالی ہمت اصحاب توجہ فرمائیں ضرورت بہت ہے۔ (امداد بھیجنے کا پتہ ڈاکٹر احمد حسین خان (صاحب) متولی مسجد اہلحدیث انڈین اسٹیشن ہاسپٹل الہ آباد (یو - پی)

سید احمد صاحب میسور سے اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں اہلحدیث کی کوئی خاص مسجد نہ تھی بعکر بنگلور کے بعض عالی ہمت اہلحدیث اصحاب جناب مہتر عبد الکریم صاحب وغیرہ کو خدائے تعالٰے توفیق بخشی کہ انہوں نے ایک مکان خرید دیا جسمیں اہلحدیث میسور نماز پنجگانہ باامن ادا کرتے ہیں۔ (جزاہم اللہ)

انجمن تبلیغ الاسلام اہلحدیث درک ہم آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے منتخب نمائندہ مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو اپنا صحیح نمائندہ قرار دیتے ہیں جو آئندہ موتمر حجاز میں اعلیحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں شرکت کرینگے۔

(۲) ہم مولوی اسمٰعیل غزنوی کی حرکت ناجائز کو جس کا اظہار جلسہ مسجد چینیاں والی میں ہوا۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (ناظم انجمن مذکور)

انجمن اہلحدیث دربھنگہ ہم لوگ مولانا ثناء اللہ سردار اہلحدیث کی نمائندگی کو جو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس منعقدہ چھپرہ میں پاس ہوا نہایت صحیح تسلیم کرتے ہیں اور مسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم لوگ مسجد چینیاں والی لاہور کے اراکین کے رزدلیوشن کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(محمد عثمان نائب ناظم انجمن مذکور)

اہم دینی خدمت اس زمانہ میں مسلمانوں کو سلف صالحین کی سوانح حیات کا مطالعہ کرانے کیلئے خاکسار نے دہلی میں بیادگار حضرت شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ ایک مسلم کتبخانہ قائم کیا ہے جس کیلئے اہل شہر وعمائد وعلماء اپنی پوری آمادگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ خاکسار نے اکثر علمی کتابوں کا ذخیرہ حضرت مولانا ممدوح اور دیگر محدثین کی ارواح کی خوشنودی اور مسرت کی خاطر نذر کر دیا ہے۔ اس کتبخانہ میں ہر قسم کی مذہبی، اخلاقی اور اقتصادی کتابیں جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ کتب خانہ کا ہر مسلم عاقل بالغ بلا تفریق عقائد وخیالات ممبر ہو کر اوقات معینہ پر مطالعہ کر سکتا ہے۔ فیس ممبری صرف ۸/ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی صاحب کتابیں وقف فرمائیں تو نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیجائینگی۔ زر اعانت ذیل کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ (سید عبد الرؤف دہلوی ناظم مسلم کتبخانہ نذیریہ پھاٹک حبش خان دہلی)

انجمن اسلامیہ بدایوں کا کامیاب بارہواں سالانہ جلسہ جو ۷-۸-۹-۱۰ مئی کو بصدارت جناب خان بہادر حاجی شیخ محی الدین حیدر صاحب اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول آنریری منصف دمیس اعظم شیخوپور منعقد ہوا۔ مقامی آریہ اور کچھ ہنود بھی شریک ہوئے۔ علاوہ مقامی علماء کے باہر سے بھی مولانا حکیم حافظ عبد الشکور خانصاحب مرزاپوری۔ مولانا ابو مسعود قمر صاحب بنارسی۔ مولانا ابو الکلام محمد عثمان خانصاحب دہلوی۔ مولانا محسن الدین صاحب انصاری مدعو ہوئے۔ رد آریہ اور فضیلت اسلام پر بہترین تقریریں فرمائیں۔

اشتہار میں اعلان کیا جاچکا تھا کہ ۵ مئی تک اطلاع دینے پر ۹ مئی کو ڈیڑھ گھنٹہ برائے رفع شکوک آریوں کو دیا جائیگا۔ مگر جلسہ کے شروع ہونے تک آریہ سماج کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں دیگئی اس لئے پہلے جلسہ میں پھر اعلان کیا گیا۔ اس پر بھی صدائے برنخاست غرض بفضلہ تعالٰے جلسہ ہر حیثیت کامیاب ہوا۔

سالانہ گوشوارہ جمع خرچ جنوری لغایت دسمبر ۱۹۲۵ء

(آمدنی) بقایا سال گذشتہ .... وصول بد چندہ ماہوار .... وصول بد چندہ یکمشت .... وصول بد چرم قربانی .... واپسی منجملہ اخراجات .... کل میزان ....

(خرچ) جلسہ سالانہ انجمن اسلامیہ .... سفر خرچ وغیرہ بد تبلیغ .... تنخواہ ملازم انجمن .... خرید کتب مع جلد بندی .... کرایہ مکان دفتر انجمن .... امداد نو مسلمین .... قیمت اخبارات .... طباعت اشتہارات .... تجہیز و تکفین لاوارثان .... مراسلات .... متفرق اخراجات .... کل میزان ....

باقی زیر تحویل یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو سیونگ بینک میں ....

(خاکسار محمد ادریس خان لودی آنریری سکرٹری انجمن)

یاد رفتگان مولوی محمد عبد الحسیب ابن مولوی حکیم حافظ محمد ضیاء الدین صاحب لشکر الوی بتاریخ ۷ ذیقعدہ راہی ملک بقا ہوئے۔ انا للہ۔ مرحوم عربی زبان کے بڑے ماہر تھے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ۔ (محمد عبد الغفور از رمضان پور)

ضرورت سفیر مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کیلئے کئی نیکدل دیانتدار سفیروں کی ضرورت ہے جو علاوہ فراہمی چندہ کے جماعت اہلحدیث کی اصل غرض کی اشاعت کرنے میں کافی حصہ لیں۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں۔

(مہتمم مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار)

ضرورت ملازمت میرے ایک دوست کو ملازمت کی ضرورت ہے۔ صحاح ستہ وقافیہ و دیوان حماسہ، منطق قطبی علم معانی مختصر المعانی، مطول درسی۔ نور الانوار تک پڑھا سکتا ہے۔ تقریر و مناظرہ بھی اچھا کر سکتا ہے۔ جس شخص کو ان کی خدمت کی ضرورت ہو وہ بندہ سے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کریں۔

(محمد سلیمان ساکن کھبہ ڈاکخانہ فتگڑھ پنجتور ضلع فیروز پور)

جلسہ انجمن تبلیغ الاسلام خانپور کھیریاں ضلع ... بمقام خانپور بتاریخ ۱۱-۱۲-۱۳ جون بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہوگا۔ جس میں علماء کرام وعظ و نصیحت سے مستفیض فرمائینگے۔ (عبد الغنی مدرس اول مدرسہ خانپور کھیریاں)

انتخاب الاخبار

مجاہدین ریف کا جہاد حریت } پیرس کا ایک پیام مظہر ہے کہ ہسپانیہ اور فرانس کی مشترکہ افواج نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ اسی پیام میں غازی عبدالکریم کی پامردی کو اسطرح بیان کیا ہے۔ کہ عبدالکریم شیر نیستاں کی طرح اپنے ملک کے سلسلہ ہائے جبال کی ایک ایک چٹان کی حفاظت کر رہا ہے گزشتہ سال جو حملہ کیا گیا تھا اسکا رخ جنوب سے شمال کی طرف تھا۔ لیکن موجودہ حملہ چاروں گوشوں پر مخنوی ہے اور متوازالاضلاع مستطیل کی شکل میں کیا گیا ہے

ہسپانیہ اور فرانس کی افواج کا پہلا مقصد اس مستطیل کے مشرقی مخارج کا راستہ بند کر دینا تھا یہ لشکر اب دونوں قبائل کے حصاروں کو منقطع کرنے کیلئے پیشقدمی کر رہا ہے۔ جنود ہسپانیہ نے محاذ اجدیر میں غازی عبدالکریم کی سرمائی اقامت گاہ طما سرط اور اُس کے موجودہ صدر مقام طرغت پر قبضہ کر لیا۔

جوابی حملے } ۱۶ مئی کو ریفیوں نے ہسپانیوں سے انتقام لینے کیلئے زبردست حملے کئے۔ اُنہوں نے رقبہ طنجہ کے متصل رغابہ کے نزدیک حامیان ہسپانیہ کے چار دیہات کے علاوہ قائد علی کے گاؤں کو بھی جلا کر خاکستر کر دیا۔ اور اسوقت وہ سرحد طنجہ تک تمام علاقہ پر قابض و متصرف ہو گئے ہیں۔ گذشتہ رات (۱۶ مئی) ہسپانیہ والوں نے بڑی سخت گولہ باری کی۔ ریفیوں نے بدلہ لینے کیلئے سرحد طنجہ کو عبور کر کے ۵۰ گائیں چرالیں۔ الحسیمہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہسپانیہ نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی۔ اگرچہ ریفیوں طرف سے مزاحمت تو بہت کم ہوئی لیکن ہسپانیہ کو بڑے ہی نقصانات اُٹھانے پڑے۔ غیر ملکی لشکر کا ایک دستہ جو ۵۰۰ نفوس پر مشتمل تھا لاپتہ ہو گیا ہے۔ یہ دستہ یا تو قتل کر دیا گیا یا گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ الحسیمہ کے تاجر غازی عبدالکریم کے حملوں سے مرعوب ہو کر اپنا سامان ملیلہ میں بھیج رہے ہیں۔

جارحانہ حملوں کا فوری خاتمہ } فرانس اور ہسپانیہ نے یہ جارحانہ حملہ خلاف توقع بڑے وسیع پیمانہ پر کیا ہے اور غازی عبدالکریم چاروں طرف سے محصور ہو گیا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ موسم کے لحاظ سے فرانس اور ہسپانیہ کی یہ جارحانہ کارروائی فقط محدود وقت تک جاری رہ سکتی ہے اور غازی عبدالکریم کو جس کے پاس سامان حرب بافراط موجود ہے۔ ان پہاڑوں سے جن سے چپہ چپہ سے وہ واقف ہے باہر نکال دینا آسان نہیں۔

مسئلہ موصل } معلوم ہوا ہے کہ سر رانلڈ لنڈسے انگورا واپس آگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسئلہ موصل کے متعلق ترکی اور برطانیہ کی گفت و شنید عمدہ طریق سے ترقی پذیر ہے لیکن یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ آیا ان مذاکرات سے کسی قطعی نتیجہ کی بھی امید ہے یا نہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے چند تجاویز پیش کر دی ہیں اور حکومت انگورا ان پر غور کر رہی ہے۔

موتمر خلافت قاہرہ } معلوم ہوا ہے کہ مجلس مرکزیہ خلافت ہند نے موتمر خلافت قاہرہ میں اپنے مندوبین بھیجنے سے انکار کر دیا ہے جو حال ہی میں بمقام قاہرہ منعقد ہوئی ہے۔ حالانکہ اسے اپنے نمائندے بھیجنے کیلئے دعوت دی تھی

حکومت مصر نے ابن سعود کی شرائط قبول کر لیں } حکومت مصر نے حج کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور روضہ اقدس پر انفرادی حیثیت سے حاضری کیلئے ابن سعود نے جو تین شرائط پیش کی تھیں انہیں منظور کر لیا۔ محمل شریف کی رسم ۱۵ مئی کو ادا کیجائیگی اور اس موقعہ پر شاہ فواد موجود ہونگے

سلطان وحید الدین محمد سادس کا انتقال } سابق سلطان ٹرکی وحید الدین محمد سادس ۱۵ مئی کی شب کو مرض سرع کے باعث دنیا کو خیرباد کہہ گئے۔ انا للہ۔

ہڑتال ابھی ختم نہیں ہوئی } رگبی سے اطلاع آئی ہے۔ کہ کان کنوں کی مجلس منتظمہ کے کل ارکان نے دو جلسوں میں حکومت کی پیش کردہ تجاویز پر بحث و تمحیص کی۔ پہلے جلسے کے اختتام پر اُنہوں نے وزیراعظم اور دیگر وزرا کے ساتھ ملاقات بھی کی۔ دوسرے جلسے کے بعد کان کنوں کے سکرٹری مسٹر کک نے بیان کیا کہ مجلس منتظمہ نے تنخواہوں میں تخفیف اور اوقات کار میں اضافہ کی تجاویز کو تسلیم کر لینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ لہذا سمجھ لینا چاہئے کہ ہڑتال ختم نہیں ہوئی۔

مالکوں نے بھی شرائط کو ٹھکرا دیا } کان کنوں کی طرح مالکوں نے بھی حکومت کی تجاویز مصالحت کو مسترد کر دیا ہے۔ مالکوں نے اپنے مکتوب بنام وزیراعظم میں تحریر کیا ہے کہ حکومت کی پیش کردہ شرائط کا کچھ حصہ تو قابل قبول ہے لیکن بعض میں معادن پر قومی تصرف کی بو پائی جاتی ہے اسلئے وہ ہمکو منظور نہیں۔

سرکاری اطلاع } محکمہ صنعت و حرفت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ میو سکول آف آرٹس لاہور میں جلد سازی تجارتی تصویر نگاری۔ زیبائشی کام اور سائن بورڈ لکھنے کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ ایک نصاب تیار کیا گیا ہے جسکے مطابق میٹری کولیشن تک پڑھے ہوئے لڑکوں کو اعلےٰ قسم کی جلد بندی کا کام سکھایا جائیگا۔ فی زمانہ ایسے کاریگروں کی اشد ضرورت ہے جو تجارتی مصوری۔ زیبائشی کام اور سائن بورڈ لکھنے میں ماہر ہوں ایسے لڑکوں کو جو انگریزی جانتے ہوں مذکورہ بالا فن سکھانے کیلئے ایک جماعت اسوقت کھل چکی ہے۔ دو سال کا نصاب ختم کرنے پر جو طلبا امتحان میں کامیاب ہونگے ان کو سارٹیفکٹ دیا جائیگا۔ یہ جماعتیں ماہ مئی میں شروع ہونگی اور اُن میں طلبا کی ایک محدود تعداد کے لئے گنجائش ہے۔ داخلہ اور دیگر حالات معلوم کرنے کے متعلق صاحب پرنسپل میو سکول آف آرٹس کی خدمت میں درخواستیں ارسال کرنی چاہئیں۔

بڑھیا کپڑا منگاؤ } ہمارے کارخانہ میں اعلیٰ درجہ کا کپڑا تیار ہوتا ہے جلدی منگوائیں آپ بہت خوش ہونگے
نہایت خوش نما ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن ...
ریشمی آزار بند ... مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن ... روپے
جا نماز ... ریشمی ...
... ریشمی ...
... نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ ...
... ریشمی ...
... امیرانہ وضع کا ...
... روپے ...
ملنے کا پتہ منیجر ... کمپنی لودیانہ (پنجاب)

رعایتی کتب کا اعلان ½

صرف ذی الحجہ تک ہے

(۱) سفری حمائل۔ جسپر خاص اہلحدیثوں کا حاشیہ۔ چر (۲) جیبی حمائل۔ نہایت صاف عمدہ۔ ۶ر (۳) فتح الباری انصاری کامل صرف چار نسخہ باقی ہے۔ للعہ (۴) مقدمہ فتح الباری۔ سے (۵) بخاری شریف مترجم مولانا وحید الزمان صاحب مجلد صرف ایک نسخہ۔ ۵ (۶) بخاری شریف مترجم اول سے چھ پارہ تک مجلد عہ (۷) عون المعبود۔ صرف تین نسخے ہیں۔ للعہ (۸) ابن ماجہ نظامی۔ حاشیہ میں موطا امام مالک اور شرح نخبہ ہے۔ کاغذ چھپائی نہایت عمدہ للعہ (۹) نسائی مجتبائی عہ (۱۰) ترمذی مجتبائی ہے (۱۱) احسن التفاسیر مجلد تین جلدوں میں جو بالکل نایاب ہے۔ للعہ (۱۲) مسلم شریف۔ احسن المطابع مجلد سہ (۱۳) مسلم شریف۔ نولکشوری عہ (۱۴) تفسیر موضح القرآن مجلد ہے (۱۵) دارقطنی۔ سے (۱۶) منتقےٰ دارمی رسالہ رفع الیدین۔ تینوں ایک ساتھ کاغذ نہایت عمدہ۔ معہ (۱۷) تفسیر کبیر جلد اول اردو۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک کو ایک نسخہ گھر میں رکھنا چاہئے ۶ر (۱۸) فتاوے نذیریہ کامل للعہ (۱۹) سوانحعمری میاں صاحب مرحوم ۱۲ر (۲۰) قیام اللیل عہ (۲۱) شرح نخبۃ الفکر مترجم اردو ۱۲ر (۲۲) شرح وقایہ اولین مجتبائی مجلد ہے (۲۳) معیار الحق۔ تقلید کی جانی دشمن۔ ۱۲ر (۲۴) تاریخ صغیر الامام بخاری ہے (۲۵) بلاغ المبین ۱۲ر (۲۶) الطبرانی صغیر ۱۲ر (۲۷) تاریخ الخلفاء ۱۲ر (۲۸) مجموعہ تمام وظائف کا ذخیرہ اور تعویذات مجلد ۱۳ر (۲۹) اعلام الموقعین۔ تقلید کی دشمن۔ للعہ (۳۰) دیوان متنبی مجتبائی ۱۲ر (۳۱) نسائی شریف۔ شاہدرے مجلد سے (۳۲) سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ عسہ (۳۳) خطبات التوحید ۱۲ر۔ انکے علاوہ اور بھی کتابیں موجود ہیں۔ زیادہ کتابیں لینے والوں کو کمیشن دیجائیگی۔

(منگانے کا پتہ)

ابوعبداللہ کٹڑہ نیل نمبر ۲۱۷ چاندنی چوک دہلی

مومیائی ½

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان باکسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکسان مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت ایک چھٹانک ۱۲ر آدھ پاؤ سے۔ پاؤ بھر ہے۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں ½

صیانتہ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات۔ قیمت عہ

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی امامان دین کے اخلاق و آداب۔ حق پسندی و راستگوئی اور راستبازی۔ اتفاق و اختلاف۔ سلوک و برتاؤ محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولے کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اُٹھائے۔ قیمت عہ۔ نصائح امام غزالیؒ قیمت ۶ر۔ تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار۔ پتہ

خالد برادرس امرتسر

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف ½

تنقید الادیان۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید او مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفا۔ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جسمیں نوسو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۱۲ر

تاریخ تبلیغ اسلام۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب نے تبلیغ واشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کردیا ہے۔ قیمت عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی و الاسلام۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے صفحات ۷۲۵ لکھائی چھپائی بہت اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ۱۲ر

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ۔ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی۔ قیمت ۱۲ر

مصالحہ العقلیہ لاحکام النقلیہ۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲ر

لغاۃ القرآن۔ قرآن کریم کا مکمل لغت۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت ۱۲ر

مفتاح القرآن۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا۔ لغاۃ القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے۔ قیمت ۸ر

فروع الایمان۔ ایمان اور اُس کی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے۔ قیمت ۶ر

الفاروق۔ حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر القرآن اُردو۔ پارہ عم ۶ر پارہ آلم ۵ر مراد اسلام ۸ر

تعلیم الدین۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲ر

حرزجان۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ قیمت ۸ر

جمال القرآن۔ چند دن میں بلا اُستاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴ر سفرنامہ روم و شام ۱۲ر الغزالی ۱۲ر گفتگوئے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب۔ قیمت ۸ر پتہ

منیجر کتبخانہ نیکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ازواج النبیؐ۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارک۔ قیمت ۱۲ر الفاکہون ۸ر (منیجر)

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہوکر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر دیجئے گا جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۶ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہوں تو کل قیمت مع ۸ محصول واپس منگالو۔ بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔

نوٹ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ۸

اکسیر ذیابیطس

جلد جلد پیشاب کا آنا اور خشکی دہان کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہوکر گردوں کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ قیمت ۸ محصول ۸

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

سلاجیت خالص آفتابی

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی اسہال پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہوجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ نصف پاؤ ۱۰ پاؤ بھر للعہ نصف سیر ۱۶۰ ایک سیر پختہ ۵۰ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت: فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرماکر ممنون فرمایئے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے فائق ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷ ۳/۲۴)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کردیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے (در دواخانہ ہمیشہ جاری رہے)۔ (۲۷ ۸/۲۵)

(رشان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانسس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانسس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ ایکدم ناقص رطوبت خارج کردیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ہے

(پتہ)

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

مغز شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں۔

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے۔ بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سندیافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سندیافتگان کو طبیب اکمل کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کا انتظام معقول ہے داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ار انگٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوالیجئے۔

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچ روپے کی چوڑیاں ہوں اگر ان کے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کیسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں تجربہ کار سنار ہو کہ بے بیکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جہاں کھاؤ کوئی دوسرا دیدے سوم کی نہیں بتا سکتا۔ کاٹ کر دیکھو کوئی پرکھلو سونا ہی سونا کسی آدمی کا گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھنے کی گھڑی ہیں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے دو چار الگ ہوجائیں تو بھولی بھالی معلوم ہوتی ہیں سب مل گئیں تو عمدہ لہرا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہوجائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑجاتی ہے انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو اصلی سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہوجائینگی کہ ایسی ہمکو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اس پر نہ ٹھہرے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا ۱۲ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

تذکرۃ الغلام ، حضور کے غلاموں کے حالات ، پاکیزہ ، قیمت ۱۲ ، (منیجر)

بھول نہ کرو! گئے دن آتے نہیں ہیں!

امراض مخصوصہ مرداں وزنان کے معالج خصوصی

جناب پنڈت ٹھاکردت شرما وید

سے

علاج کرانے کے واسطے اس سے بہتر موقعہ نہیں ہے۔ کیونکہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱- مئی تک جو ادویات نصف قیمت پر ملنے کا اعلان ہے۔

اس میں یہ ایک خاص نئی بات کی گئی ہے

کہ ۳۱- مئی ۱۹۲۶ء تک جتنا روپیہ آپ جمع کرادیں وہ روپیہ جب تک ختم نہ ہو سب ادویات اس قیمت پر ملتی رہینگی۔ پس آپ کو چاہیئے کہ آپ کو یا آپ کے کسی دوست کو مردمی کے متعلق کوئی شکایت ہے تو

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں طلب کریں

اگر کوئی امراض مردانہ یا زنانہ ہے تو فارم تشخیص طلب کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی قواعد علاج بھی منگوالیں۔ اور اس کے مطابق مفصل حالات لکھ کر علاج شروع کرادیں اور حالات لکھتے وقت آپ کافی روپیہ جمع کرادیں۔ یا اس وقت یہ پوچھ لیں کہ اندازاً کتنا روپیہ جمع کرادیا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حالت کے مطابق باری باری جو دوائی ۳۱- مئی کے بعد بھی جاتی رہیگی۔ اس میں آپ کو وہی رعایت ملے گی۔

خط وکتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا - لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ایک بہترین نئی ایجاد۔ بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس ۱۲/

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں۔ طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں ضرور منگائیے نہایت کارآمد اور عجیب و غریب چیز ہے قیمت فی بکس ۱۲/ محصول ڈاک خرچ ۱۲/ کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی۔ ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

گھڑی

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری ڈائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو۔ بٹالہ۔ پنجاب۔

جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

شافی

جسکی پہلی ہی خوراک اپنا برقی اثر دکھلاتی ہے

تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

منیجر فردوس گنج۔ بیڈن روڈ۔ لاہور

نسیاً منسیاً ۱۰/

یعنی

درد سر کی بنخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ۱/ محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶/ چار بکس ۷/

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اخبار "امام" فیض آباد (ماہوار)

مخالفین اسلام کی پرزور تردید کے ساتھ ہی ساتھ اسلامی گمراہ فرقوں مرزائیوں چکڑالویوں کا دھواں دھار رد۔ رافضیوں اور ان کے بچے لیابیوں۔ رضاخانیوں کی پوری خبرگیری اور مزاج شناسی کی بہار دیکھنا ہو تو فوراً اس اخبار کی خریداری شروع کر دیجئے چندہ سالانہ اصلی ۱ رعایتی ۱۲/ بذریعہ منی آرڈر۔ اور بذریعہ وی۔ پی طلب کرنیوالوں سے ۱۳/ دو ہفتہ کے اندر اندر خریدار ہو جاؤ نہیں تو رعایت سے فائدہ نہ ملیگا۔

عبدالکریم خان منیجر "امام" (شمس المطابع پریس) فیض آباد

ابطال مسیح قادیانی ۱۲/

۸۸ صفحات کی ایک قابل دید کتاب ہے کہ جس سے سب فریب سازیاں اور مکر بازیاں لاہوری اور قادیانی جماعت کی ظاہر ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو مقبول ہر خاص و عام کرے اور اس سے برادران دینی کو فائدہ پہنچائے۔ تین آنے کے ٹکٹ ڈاک آنے پر ارسال ہوگی۔ چار روپے کی پچیس عدد۔

(منگانے کا پتہ)

مولوی حکیم محمد ظہیر الدین عبد القدوس ابن المفتی مولوی حافظ محمد سلطان محلہ کشمیریاں شہر سیالکوٹ

جگتجیت بروڈ وا نجنئرنگ کالج
کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا ریگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم ونسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہمانے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو براسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔

رعایتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ پبلسٹی شیٹ۔ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت۔

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ
پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

مفت!

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب وملت اپنی مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپان کرکے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(پتہ)
منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

مقوی ومجلی دافع حرارت وتبخیر

سرمہ نور العین

مصدقہ ومجربہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب ومولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ عہ۔

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین
ریاست مالیر کوٹلہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر اونہ ضلع ہوشیار پور۔

نانک چند ولد امین چند ذات کھتری سکنہ اونہ بنام گنگو ولد گنیشا ذات سائی سکنہ کوٹلہ کلاں تھانہ اونہ حال چک نمبر ۵ - اے - آر (R. - A. - 6) ڈاکخانہ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔

دعوے لعہ اصل مع سود بروئے نوشت

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست وبیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے مفرور ہوتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر ۳۱ جون ۳۶ء کو مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو کارروائی یکطرفہ اسکے خلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۵ مئی ۳۶ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)
دستخط حاکم

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱ - مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے

نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی	۶۸ روپے
جہلم	۶۱ روپے
سیالکوٹ	۵۹ روپے
لاہور	۵۱ روپے
امرتسر	۴۸ روپے
فیروزپور چھاؤنی ...	۴۷ روپے
جالندھر چھاؤنی ..	۴۳ روپے
لودھیانہ	۴۰ روپے
پٹیالہ	۳۷ روپے
انبالہ چھاؤنی	۳۴ روپے
سہارنپور	۳۸ روپے
میرٹھ چھاؤنی	۴۵ روپے
دہلی	۴۵ روپے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے انکو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔ جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید بالخرچ دیئے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر لئے جاتے ہیں ریل موٹر میں سفر کریں بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ... واپس (ریفنڈ) نہیں ہوسکتا۔

دفتر ... دستخط

ahmadimuslim.de